ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۴ اپریل ۱۹۶۱ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

۲۵ پیسے

فی امانِ اللہ

عزیزہ بلقیس اسلم کی شادی خانہ آبادی پر باپ کا بیٹی سے "خطاب"

لختِ جگر ہو سینہ و دل کا قرار ہو
کاشانۂ حیات کی باغ و بہار ہو

نُورِ نظر ہو قُرّۃُ العینِ حیات ہو
معصومیت کا پیکرِ اُلفت شعار ہو

اب سے تری حیات کے رستے بدل گئے
حاصل تجھے تبسّمِ لیل و نہار ہو

فُرقت تری پہ ہو گئے ہم تو شکارِ غم
لیکن نہ تم خُدا کے لئے اشکبار ہو

اِک بار مُسکراؤ کہ انساں کا فرض ہے
اس کے کرم و لُطف کا اُمیدوار ہو

اپنی تو یہ دُعا ہے اے جانِ پدر مُدام
تیری حیات راحتوں سے ہمکنار ہو

اس بزمِ ہست و بُود کا آئین ہے یہی
فُرقت بھی بالضّرور ہے جس سے پیار ہو

ظاہر میں کر رہا ہوں تجھے غیر کی سپُرد
حافظ مگر وہی تیرا پروردگار ہو

بیٹی کو اپنی رکھ نہیں سکتا کوئی بھی گھر
چاہے وہ تخت و تاج کا مالک ہزار ہو

شوہر سے تم کو اس طرح اُلفت ہو مستقل
تم اس پہ ہو نثار، وہ تم پہ نثار ہو

آرام و عیش میں نہ فراموش ہو خُدا
اپنے وطن میں ہو یا غریبُ الدّیار ہو

جو بات ہو وہ حاملِ اکرام ہو سدا
جو بھی کرو وہ باعثِ عزّ و وقار ہو

یُوں تو رہِ حیات میں کانٹے ہیں چار سُو
کٹ جائے گی جو ہمّت و صبر و قرار ہو

اللہ کی امان میں کہتا ہوں الوداع
تم پر خُدا کے فضل کی بارش ہزار ہو

نا آشنا خزاں سے رہے گلشنِ حیات
ہر وقت شوق لالہ و گُل کی بہار ہو

عبدالحمید خاں شوق

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
فون نمبر ۶۷۵۴۵

جلد ۶ | ۲۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء | شمارہ ۴۹

مسئلہ الجزائر کی گرما گرمی اور خاموشی

الجزائر کا جہاد آزادی ایک مسئلہ ہے۔ جس نے سارے عربوں، سارے افریقی ممالک اور سارے عالم اسلام کو پریشان کر رکھا ہے عرصہ سات سال سے عربوں کا قتل عام اور فرانس کے وحشیانہ مظالم اور فرانس کے حلیفوں کی خاموشی ایسی باتیں نہیں ہیں جس سے انسانیت کا ضمیر متاثر نہ ہو کمزور اور چھوٹے ممالک ان بڑے ملکوں کے سربراہوں کے ان نعروں پر کیسے یقین کریں۔ کہ وہ اقوام کی آزادی کے حامی اور امن قائم کرنے کے ذمہ دار ہیں پچھلے دنوں بڑے زور وشور سے الجزائر کی آزادی کا مسئلہ اٹھا اور امریکہ اور فرانس کے ڈیگال تک نے کہہ دیا کہ الجزائر کا فیصلہ کرنے کا حق الجزائریوں ہی کو حاصل ہے باہمی ملاقاتوں اور فریقین کے درمیان بات چیت کرانے کے لئے بڑی جلدی کی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہفتہ عشرہ کے اندر جنگ بند اور امن بحال ہو جائے گا۔ مگر استعمار کی کڑی میں جو ابال آیا تھا وہ یکدم بیٹھ گیا۔ الجزائریوں نے بات چیت سے انکار کر دیا۔ فرانس نے بھی انکار کر دیا۔ دنیا محو حیرت ہے کہ یہ کیا ہوا۔ اور کیوں ہوا۔ اگر آپ سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے کانگو کی موجودہ پوزیشن کو سامنے رکھیں۔ بلجیئم ہو یا کوئی اور سامراجی حکومت وہ خوشی سے کسی محکوم و مظلوم ملک پر سے اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کرنا چاہتی مگر مرتا کیا نہ کرتا۔ مجبوراً ظالموں کو دم دبا کر بھاگنا پڑتا ہے

لیکن اگر وہ اپنے لئے اس محکوم ملک میں مستقبل میں کوئی امید رکھتے ہوں۔ ان کو اسی ملک میں ایسے غدار لونڈی اور ضمیر فروش دستیاب ہوں جو ان کے اقتدار کی بحالی یا ملک کا خون چوسنے میں کار آمد ثابت ہو سکیں تو وہ ان کو آلۂ کار بنانے سے کبھی نہیں چوکتے چنانچہ بلجیئم نے مجبور ہو کر کانگو کو آزاد کر دیا مگر کاساوبو جیسے کاسہ لیس اور شومبے جیسے ذلیل اور غلامانہ ذہن کے لوگوں سے کام لیتے ہوئے کانگو میں دو عملی کرا دی اور آخر کار آزادی کے پروانے اور قوم کے ہیرو یعنی مسٹر لومبا کو قتل کرا کر کانگو کے بعض حصوں میں پھر قدم جما لئے فرانس اسی تجربے کو الجزائر میں دہرا رہا تھا۔ یعنی وہ صلح کی گفتگو میں محاذ آزادی والے الجزائریوں کے ساتھ نام نہاد قوم پرست پارٹی کو بھی شامل کر رہا تھا یہ ایک پرانی جماعت ہے جو قومی پارٹی کہلاتی ہے مگر یہ جہاد آزادی میں بالکل شامل نہیں ہے۔ بلکہ بسا اوقات حریت پسندوں نے ان کو بھی فرانسیسیوں کی طرح دشمن قرار دے کر اور ان کا آلہ کار لونڈی سمجھ کر ٹھکانے لگایا ہے عجیب بات ہے جنگ لڑیں محاذ آزادی والے اور گفتگو میں شریک کیا جائے۔ امن پسند قوم پرستوں کو آزاد الجزائری حکومت نے ان کی نمائندگی کے جواز کو تسلیم نہ کیا اور اس طرح کی بات چیت سے انکار کر دیا۔ وہ جانتے ہیں اس کا مطلب ہی یہ تھا کہ ملکی اختیارات کی باگ ڈور ان دونوں پارٹیوں کے ہاتھ میں دے دی جائے اس کا حشر الجزائری کانگو میں دیکھ چکے ہیں وہ کچی گولیاں نہیں کھیلے۔ ایک اور بات بھی

ہے کہ فرانس اور الجزائریوں میں مفاہمت کرانے کے لئے سب سے بڑا کردار ٹیونس کے صدر حبیب بورقیبہ ادا کر رہے تھے اور اسی وجہ سے ان کو امریکہ نے امریکہ جانے کی دعوت بھی دی۔ اور اس سیاسی لیڈر نے اتحاد و مغرب کا نعرہ بھی لگا دیا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ مراکش الجزائر اور ٹیونس تین مغربی افریقی ممالک متحد ہو جائیں۔ مصر کے جمال عبد الناصر کو جو پہلے سے حبیب بورقیبہ پر بدگمان اور اسے سامراجیوں کا حامی سمجھ رہا ہے۔ شکوک شبہات پیدا ہو گئے اور ممکن ہے اس نے یہ سمجھا ہو کہ یہ اتحاد المغرب عرب متحدہ جمہوریہ کے مقابلہ میں لیڈرشپ کے لئے معرض وجود ہیں۔ ہے اور ممکن ہے حبیب بورقیبہ اس اتحاد المغرب کو امریکی گروپ کی لونڈی بنا کر رکھ دے۔

جس سے آزادی پسند افریقی ممالک اور خاص کر جمال عبد الناصر کی سیاست کو ٹھیس پہنچے اور اسی بدگمانی کو دور کرنے کے لئے الجزائری عارضی حکومت کا نمائندہ مصر پہنچا۔ اور اس نے ناصر سے بات چیت کی۔ خدا تعالیٰ کی شان کہ اس ملاقات کے بعد فرانس کا وہ شوق مفاہمت اور جوش گفتگو مدھم پڑ گیا۔ اور جیب اتارنے کے لئے فرانس اب کہتا رہتا ہے کہ ہم اب بھی گفتگو کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ... اسی طرح الجزائری بھی کہتے ہیں ہم بھی گفتگو کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ. . . . .

ہماری رائے میں روس خوش قسمت ہے اس کو بغیر طاقت خرچ کئے محض مغربی ممالک کے شوق استبداد حکمرانی سے فائدہ پہنچ رہا ہے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا جو ملک عرصہ سے یورپ کے ظلم و استبداد کے تختۂ مشق ہیں۔ ان کو روس کا سہارا ملے تو وہ کیوں اس سے فائدہ نہ اٹھائیں ادھر روس تو چاہتا ہی یہ ہے جہاں کسی غلام ملک نے آزادی کا نعرہ لگایا روس نے ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اس کے ساتھ ہمدردی کا نعرہ لگا دیا۔ اور پھر مدد دینی شروع کر دی چنانچہ ماضی قریب ہی میں روس کے صدر نے

(باقی بر صفحہ ۱۵)

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

شب قدر کو رمضان کی آخری راتوں میں تلاش کرو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ متفق علیہ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کے بعض صحابہ کو رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر خواب کے اندر دکھائی گئی۔ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے کہ متفق ہوئے تمہارے خواب آخری سات راتوں پر پس جو شخص تلاش کرنا چاہیے شب قدر کو۔ تلاش کرے وہ آخری سات راتوں میں۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰی فِیْ سَابِعَةٍ تَبْقٰی فِیْ خَامِسَةٍ تَبْقٰی رواہ البخاری۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے کہ تلاش کرو رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو یعنی اکیسویں کو، ستائیسویں کو، پچیسویں کو۔

رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ... رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَ اَحْیٰی لَیْلَهٗ وَ اَیْقَظَ اَهْلَهٗ ۔ متفق علیہ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم اپنے تہ بند کو مضبوط باندھ لیتے۔ راتوں کو جاگتے۔ اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

شب قدر میں کیا دعا کرے!

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیَّ لَیْلَةٍ لَیْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْهَا قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی و صححہ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ و سلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے۔ تو بتلایئے میں اس میں کیا کہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنی اے اللہ! تو معاف کرنیوالا ہے۔ پسند کرتا ہے معاف کرنے کو۔ پس مجھ کو معاف کر۔

شب قدر رمضان میں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ رواہ ابوداؤد وقال رواہ سفیان و شعبۃ عن ابی اسحٰق موقوفا علی ابن عمر۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کی بابت پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر میں بخشش

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ عِیْدِهِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰی بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ یَا مَلٰٓئِكَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ وَفّٰی عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَكَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَاُجِیْبَنَّهُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ رواہ البیهقی فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

ترجمہ:۔ انسؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خدا کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے پھر جب ان کی یعنی مسلمانوں کی عید (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو خداوند تعالےٰ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو اس مزدور کی اجرت کیا ہے۔ جو اپنا کام پورا کر دے فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے خداوند تعالےٰ کہتا ہے اے میرے فرشتو میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا۔ پھر وہ گھروں سے دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت اپنے جلال اپنی بخشش اپنے کرم اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس واپس ہوتے ہیں۔ مسلمان عیدگاہ سے اس حال میں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

(باقی بر صفحہ ۱۴)

خطبۂ یوم الجمعۃ ۱۲ر شوال المکرم ۱۳۸۰ھ مطابق ۷ر اپریل ۱۹۶۱ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی۔ دروازہ شیرانوالہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم والا

روحانی مرض میری قوم میں بھی پایا جاتا ہے

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم والا روحانی مرض میری قوم میں بھی پایا جاتا ہے۔ خدانخواستہ ایسے لوگوں کا انجام بھی ان کی طرح نہ ہو۔ میرا فرض اطلاع دینا ہے۔ تاکہ قیامت کے دن یہ عذر نہ کرسکیں۔ کہ ہمیں تو اس انجام بد کا پتہ ہی نہ تھا۔

وہ مرض یہ تھا۔ کہ دام پورے لینا اور تول یا ناپ میں کم کرکے دینا۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝)

ترجمہ:۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم اللہ (تعالیٰ) کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور ناپ اور تول کو نہ گھٹاؤ۔ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں۔ اور تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اور اے میری قوم انصاف سے ناپ اور تول کو پورا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ اور زمین میں فساد نہ مچاؤ۔ اللہ (تعالیٰ) کا دیا جو باقی بچ جائے وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم ایماندار ہو۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف سے جواب۔

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا۔ اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے تھے۔ یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں۔ بیشک تو البتہ بردبار نیک چلن ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا قوم کی گفتگو کا

جواب

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ۝

ترجمہ:۔ کہا۔ اے میری قوم دیکھو تو سہی۔ اگر مجھے اپنے رب کی طرف سے سمجھ آگئی ہے۔ اور اس نے مجھے عمدہ روزی دی ہے۔ اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تجھے منع کروں۔ میں اس کے خلاف کروں۔ میں تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ اور مجھے تو صرف اللہ (تعالیٰ) ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اے میری قوم کہیں میری ضد سے ایسا جرم نہ کر بیٹھنا۔ کہ جس سے وہی مصیبت نہ آ پڑے۔ جیسی کہ قوم نوح (علیہ السلام) یا قوم ہود علیہ السلام) یا قوم صالح (علیہ السلام) پر پڑی تھی۔ اور (حضرت) لوط (علیہ السلام) کی قوم بھی تم سے دور نہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا ایک اور مشورہ

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ۝

ترجمہ:۔ اور اللہ (تعالیٰ) سے معافی مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔

قوم کا حضرت شعیب علیہ السلام کو جواب

(قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۝)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا۔ اے شعیب ہم بہت سی باتیں نہیں سمجھتے۔ جو تم کہتے ہو۔ اور بیشک ہم البتہ تمہیں اپنے میں کمزور پاتے ہیں۔ اور اگر تیری برادری نہ ہوتی۔ تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے۔ اور ہماری نظر میں تیری کوئی عزت نہیں ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا اپنی قوم کو جواب

(قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۝) سورۂ ہود رکوع ۸ پارہ ۱۲۔

ترجمہ:۔ حضرت شعیب (علیہ السلام) نے کہا۔ اے میری قوم کیا میری برادری کا دباؤ تم پر اللہ (تعالیٰ) سے زیادہ ہے۔ اس کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کرنے والا ہے۔ اور اے میری قوم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ۔ میں بھی کام کرتا ہوں۔ آئندہ معلوم کر لوگے۔ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے۔ اور جھوٹا کون ہے۔ اور انتظار کرو۔ بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

عذاب الٰہی کا آنا اور (حضرت شعیب علیہ السلام اور ایمانداروں کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بچ جانا)

(وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ؏)

(سورۃ ہود رکوع ۸ پارہ ۱۲)

ترجمہ:۔ اور جب ہمارا حکم آ گیا۔ تو ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اپنی رحمت سے بچا لیا۔ اور ان ظالموں کو کڑک نے آ پکڑا۔ پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ گویا کہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ خبردار مدین والوں پر پھٹکار ہے۔ جیسے ثمود پر پھٹکار ہوئی تھی۔

حاصل

اس قصہ سے حاصل یہ نکلا۔ کہ ناپ اور تول میں کمی کرنے والے عذاب الٰہی کے مستحق ہوں گے۔ اللّٰھم اعذنا منہ وجمیع المسلمین عن ھذا المرض۔

برادران اسلام

اگر مسلمانوں کی کسی جماعت میں حضرت شعیب (علیہ السلام) والی قوم کی بیماری پائی جائے گی۔ تو اس کے حق میں بھی یہی نتیجہ نکلے گا۔ قانون الٰہی اٹل ہے۔ خواہ کوئی قوم اس جرم کی مرتکب ہوگی۔ تو اس کے لئے بالآخر تباہی ہوگی۔

مثلاً

کیا یہ واقعہ نہیں ہوتا۔ کہ بعض کپڑا فروش یہ حرکت کرتے ہیں۔ کہ تھان کے اوپر ایک روپیہ آٹھ آنے گز والی دو چار تہ رکھدیں۔ اور اندر ایک روپیہ گز والا لٹھا رکھ لیا اور گاہک کو اتنی تمیز نہیں۔ وہ یہی سمجھتا ہے کہ اوپر کی تہ والا لٹھا اندر نہیں ہے۔ اور کیا ایسی وارداتیں لاہور میں نہیں ہوتیں کہ پہلے گاہک کو کھرا سونا دکھایا۔ اور پھر دیا پیتل۔ اور گاہک دیہاتی بھولا بھالا لیکر چل دیا۔ اور اناج بیچنے والے یہ حرکت کرتے ہیں۔ کہ پہلے دس بوریاں اس گیہوں کی ڈال دیں، جو بھیگ گئی ہے۔ اور اس کے اوپر پانچ بوریاں اس گیہوں کی ڈال دیں جو بالکل صاف ستھری ہے۔ نمونہ دکھایا اوپر والی گیہوں کا اور تول کر دی نیچے والی گیہوں اور گاہک اس فریب کو سمجھتا نہیں ""

ایسے مسلمانوں کو

"" اس قسم کی فریب دہی سے باز آ جانا چاہیئے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ گاہک کو دھوکہ دے کر جتنا نفع کمائیں گے۔ وہ مال حرام ہوگا۔ البتہ گاہک نے جو نفع انہیں خوشی سے دیا ہے۔ وہ تو حلال ہوگا۔ اور جو گاہک کو دھوکہ دے کر کمایا ہے۔ وہ حرام ہوگا۔

اور

پھر اپنی فطرت سے خود اپنے متعلق فیصلہ لیں۔ کہ آیا ایسے حرام خوروں کو اللہ تعالیٰ جنت میں بھجوائے گا۔ یا کسی اور جگہ۔

پھر نہ کہنا

کہ ہمیں تو اس فریب سے کمائے ہوئے مال کے حرام ہونے کا علم نہیں تھا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغ

مجلسِ ذکر

منظور سعید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی امّا بعد:۔

گذشتہ بعض مواقع کی طرح اس دفعہ بھی حضرت مدظلہ العالی کی طبع گرامی علیل رہی اور آپ کی ران اور بازو میں وجع المفاصل کے شدید دورہ کی وجہ سے ذکر میں تشریف نہ لا سکے۔ جیسا کہ قارئین خدام الدین کو معلوم ہے۔ حضرت ایک عرصہ سے مختلف عوارض کا شکار ہیں۔ خصوصاً فالج نے تو ان کو بالکل نحیف و ناتوان بنا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کثرت مشاغل اور پیرانہ سالی نے نوبت اس حد تک پہنچا دی ہے

کہ یہ کوئی ایک دن کی بات نہیں
دن اگر کٹ گیا تو رات نہیں

حضرت اقدس کا قریبی حلقہ اس حقیقت سے خوب شناسا ہے۔ کہ حضرت آج کل کم و بیش ہر وقت کسی نہ کسی جسمانی تکلیف کا شکار رہتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود خدمت دین کو اپنے ذمے لئے ہوئے اہم فرائض کو باقاعدگی سے نبھاتے چلے جانا حضرت کی اپنے متعلق اس دعا کی قبولیت کا ایک بین ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ کہ اے اللہ مجھے سوء الکبر سے بچا اور آخری دم تک اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ حضرت اکثر و بیشتر فرمایا کرتے ہیں کہ جب میرا وقت آخر آئے تو میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد دوست مجھے سپرد خاک کر (اللہ تعالیٰ عمر دراز اور صحت و سلامتی عطا فرمائے) کہ کے ظہر کی نماز باجماعت مسجد میں آ کر ادا کریں۔ میں کسی پر بار نہ ہوں اور میری کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے۔

ان عوارض اور پیرانہ سالی کے ہوتے ہوئے اتنے اہم فرائض کو باقاعدگی سے نبھانا حضرت اقدس کا ہی حصہ ہے۔

بہر حال مذکورۃ الصدر وجہ سے حضرت رونق افروز مجلس ذکر نہ ہو سکے۔ اور ان کے ارشاد گرامی کے مطابق ان کے جواں سال منجھلے صاحبزادے مولانا عبید اللہ صاحب انور (جو اُن سے مجاز بھی ہیں) نے حضرت کے گذشتہ جمعرات کی مجلسِ ذکر کے ارشادات پڑھ کر سنائے اور حضرت کے ایک زبانی پیغام خاص کا اضافہ بھی فرمایا۔

حضرت کا پیغام خاص

میرے دونو مربی حضرات (حضرت مولانا غلام محمدؒ دین پوری اور حضرت مولانا تاج محمودؒ صاحب امروٹی رحمہ اللہ تعالیٰ) کے ہاں یہ حلقہ ذکر جہر روزانہ بعد از نماز مغرب باقاعدگی سے منعقد ہوا کرتا تھا۔ لیکن میں نے یہاں

(باقی برصفحہ ۱۵)

ایم۔ عبد الرحمن لودھیانوی (شیخوپورہ)

ذکر اللہ کی تاکید

خلاصہ تقریر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (پ ۲۲ ع ۳)

(ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور اس کی تسبیح صبح وشام کرتے رہو۔

ذکر میں کسی قسم کی قید نہیں

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا۔ اللہ تعالے کا منشاء یہ ہے کہ بے تعداد ذکر ہو شب و روز کی قید نہیں۔ صبح وشام کی قید نہیں، طہارت غیر طہارت کی قید نہیں، کپڑے نئے ہونے پھٹے ہوئے ہونے یا نہ ہونے کی کوئی قید نہیں مطلب یہ ہے کہ ہر وقت ہر لحظہ اور ہر ایک حالت میں اللہ کے ذکر میں لگے رہو۔

آیت یہ ہے:۔ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ (پ ۵ ع ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے۔ یعنی جو بھی حالت ہو ہر حال میں ذکر کرو۔ پہلی آیت میں ذکر کے ساتھ تسبیح کا بھی ذکر ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ شریعت میں جتنی عبادتیں ہیں مثلاً نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ ان میں سے ہر ایک کی ایک حد ہے۔ مثلاً نماز کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ (پ ۱۲ ع ۱۰)

ترجمہ:۔ نماز قائم کرو دن کے دونوں طرف اور رات کے کچھ حصہ میں۔

فرض روزوں کے لئے بارہ مہینوں میں مہینہ مقرر ہے۔ زکوٰۃ سال بھر میں ایک دفعہ فرض ہوتی ہے۔

ایسے ہی حج سال بھر میں ایک دفعہ بلکہ عمر میں ایک دفعہ اس کی ادائیگی مطلوب ہے۔ لیکن ذکر اللہ کے لئے کوئی حد نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کی مرضی یہ ہے کہ بندہ بے شمار و بے تعداد ذکر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں جاری رکھے جیساکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث سے سمجھ میں آتا ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

ترجمہ:۔ رسول اللہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رکھتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے کا ذکر اتنا کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں۔ ذکر کی نہایت ہی مرغوبیت مقصود ہے۔ اللہ تعالے چاہتا ہے۔ کہ میرا بندہ زیادہ سے زیادہ میری یاد کرے۔

ذاکرین کا درجہ مجاہدین سے بڑھکر ہے

مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ؐ سے سوال کیا گیا کہ کون شخص زیادہ مرتبہ والا ہے۔ اللہ کے نزدیک، فرمایا الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ یعنی ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔ اس سے لوگوں کو شبہ ہوا کہ جہاد کرنے والے لوگوں کا مرتبہ بڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سب سے بڑی قربانی ان کی ہے انہوں نے ذاکرین سے کہیں زیادہ اپنی جان کھپائی ہے اور مال قربان کیا ہے۔ تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ مجاہدین سے بھی زیادہ بڑا درجہ ذاکرین کا ہے وَلَوْ خُضِبَتْ أَيْدِيهِمْ وَنُهِبَتْ أَمْوَالُهُمْ۔

یعنی مجاہدین جن کے بدن خون سے رنگے ہوئے ہوں اور ان کے اموال لوٹ لئے گئے ہوں ان سے بھی ذاکرین کا درجہ بڑا ہے۔

بھائیو! غور کرو ذکر کرنے کے متعلق کیا شاندار ارشاد فرمایا ہے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دیکھو میں تمہیں ایسا عمل بتا رہا ہوں جو تمہارے رب کے یہاں سب سے بہتر ہے جس سے تمہارے درجے بلند ہوتے ہیں اور تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے تم ان کو قتل کردو اور وہ تمہیں قتل کر ڈالیں۔ وہ عمل کیا ہے اللہ کا ذکر۔ (جامع)

مختصر یہ کہ ذکر اللہ کو سب سے افضل قرار دیا اس کو ان تمام قربانیوں پر ترجیح دی۔

بھائیو! آج ہم اس کی قدر نہیں جانتے قیامت میں اس کی قدر معلوم ہو گی۔ مختلف عنوانوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر فرماتے ہیں۔ اور اس کی ترغیب دلاتے ہیں۔

یوم حسرت

قرآن پاک میں قیامت کا ایک نام یوم الحسرۃ ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ (پ ۱۶ ع ۵)۔ اور ڈرسنا دے ان کو اس پچھتاوے کے دن کا۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ بروز قیامت کافر و منافق کے لئے یوم الحسرۃ ہے کہ کفر و نفاق کی وجہ سے حسرت کریں گے۔ لیکن مومن کے لئے یوم الحسرۃ کیوں ہو گا۔ جن مؤمنین نے قرآن و حدیث کے مطابق اپنے عمل کو سنوارا ہے وہ کیوں افسوس کریں گے۔ آنحضرت ؐ نے جواب دیا۔ بے شک مطیع اور فرمانبردار لوگ بھی افسوس کریں گے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے پر اور ہر ہر مرتبہ کے ذکر پر اتنا بڑا اجر دے گا۔ تب ہر ایک افسوس کرے گا کہ میں نے سو ہی مرتبہ کیوں ذکر کیا۔ میں نے ہزار ہی مرتبہ پر کیوں کفایت کی لاکھ مرتبہ یا کروڑ مرتبہ پر ہی کیوں قناعت کی اس سے زیادہ کیوں نہیں کیا۔ غرضیکہ ہر مطیع فرمانبردار

بھی افسوس کرے گا کہ اور ذکر کرتا تو غیر معمولی اجر پاتا اللہ تعالیٰ کے یہاں ذکر کے لئے کوئی حد کوئی غایت کوئی نہایت نہیں۔

ہر آں کو غافل از روئے یک زماں ست
ہماں دم کافر ست اما نہاں ہست ٭

یہ حضرت شیخ عبدالحق رودلوی کے اشعار ہیں اُن کے یہاں تھوڑی دیر کی غفلت بھی کفر ہے۔

٭ مبادا غافل پیر مستر باشد - دراسلام ہر وقت بستہ باشد

میرے بھائیو! چلتے، پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے زیادہ سے زیادہ ذکر کرو، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ پ ۲۲-ع ۲-۔

اس میں کوئی قید نہیں۔ نجات پانے والوں میں اعلیٰ درجہ ذکر کرنے والوں کا ہے۔

بھائیو! بے وضو نماز پر عتاب ہوگا جان بوجھ کر بے وضو نماز پڑھنے والے پر کفر کا فتویٰ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ۔ اللہ تعالےٰ نماز کو بغیر وضو قبول نہیں فرماتا مگر ذکر کے لئے وضو شرط نہیں، وضو ہو یا نہ ہو، غسل جنابت کیا ہو۔ یا نہ کیا ہو۔ ذکر کرو۔

نماز کے لئے شرط ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرو۔ اگر ہم لوگ یورپ کی طرف نماز پڑھیں تو کفر کا فتویٰ ہے۔ لیکن ذکر ہر جہت میں کر سکتے ہو۔

مادر زاد ننگے ہوں نماز نہیں ہو سکتی سر سے پاؤں تک عورتوں کو، اور ناف سے گھٹنے تک مردوں کو بدن چھپانا ضروری ہے۔ لیکن کیا ذکر کے لئے یہ شرط ہے ننگے ہو یا کپڑے پہنے ہوئے ہو اللہ تعالےٰ کا ذکر ہر وقت مطلوب ہے ابھی آپ نے سنا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ۔

ترجمہ:۔ دیکھئے کس قدر ذکر اللہ کی تاکید ہے۔ کس قدر اس کا مطالبہ ہے قرآن شریف میں ہے۔ اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ (پ۲۱ ع۱)

ترجمہ:۔ جس کتاب کی تم پر وحی اُتاری جا رہی ہے۔ اُس کی تلاوت کرو اور نماز قائم کرو۔ بے شک نماز فحشاء اور منکر سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی بات ہے۔ اس آیت میں تین عبادتوں کا ذکر ہے۔

تلاوت قرآن کا اجر

تلاوت کلام اللہ شریف کا یہ درجہ ہے کہ ارشاد ہوا ہے کہ ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے وَلَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ بَلْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ۔ یعنی آنحضرتؐ نے یہ وضاحت بھی فرما دی کہ حرف سے الٓمّٓ مراد نہیں۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ اس پر دس نیکیاں لام ایک حرف ہے۔ اس پر دس نیکیاں میم ایک حرف ہے اس پر دس اور الٓمّٓ پر تیس نیکیاں، اب بڑھتے جائیے اور نیکیاں گنتے جائیے۔ مگر ہم اپنی بے وقوفی سے قرآن شریف کی تلاوت کی قدر نہیں کرتے اور بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ بے سمجھے قرآن مجید پڑھنے سے کیا فائدہ حالانکہ آقائے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھنے نہ سمجھنے کی کوئی قید نہیں لگائی اور لطف یہ ہے کہ مثال میں الٓمّٓ پیش فرمایا ہے جس کے معنی کسی کو بھی معلوم نہیں۔ پس اگر آپ ترجمہ جانتے ہیں۔ تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ اور ترجمہ نہیں جانتے تب بھی آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق ہر حرف پر دس نیکیاں ضرور ملیں گی۔

پس میرے بھائیو! اس کی پابندی کر لو کہ روزانہ صبح کو ایک پارہ پڑھ لیا کرو پھر دیکھو آپ کو کس قدر اللہ تعالےٰ کا انعام حاصل ہوگا۔

افسوس صبح اٹھتے ہی سگریٹ پیتے ہیں اخبار پڑھنے لگ جاتے ہیں چائے نوشی میں لگ جاتے ہیں صبح صبح ایک پارہ پڑھ لیجئے اس ایک پارہ میں کئی ہزار حرف آتے ہیں تو ہر روز کتنے خزانے آپ کے ہاتھ لگ جائیں گے

قیام نماز

(۲) بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں دوسرا حکم یہ فرمایا ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ لَمْ یَقُلْ صَلِّ بَلْ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ یعنی اس آیت میں نماز پڑھو نہیں فرمایا۔ بلکہ نماز کھڑا کرو فرمایا۔

بعض لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ اسے کھڑا نہیں کرتے۔ ترتیل کے ساتھ معانی کا لحاظ کر کے پڑھو۔ اس کا سوچنا کہ شہنشاہِ عالم کے سامنے کھڑا ہوں۔ جو میرے دل و دماغ کے خیالات کو جانتا ہے ہر ہر حرکت جانتا ہے۔ اسی شہنشاہ اسی رحمٰن و رحیم، اسی جبّار و قہار کے سامنے کھڑا ہوں۔ ہر رکوع کو، سجدے کو، قیام کو، قعود کو ترتیب اور اطمینان کے ساتھ ادا کرو، پس اگر تمام شرطوں، تمام احکام اور جملہ آداب کی پابندی کرتے ہوئے نماز ادا کی تب تو نماز کا کھڑا کرنا ہوا۔ لیکن اگر رکوع، سجدہ اور جلسہ میں سکون اطمینان نہیں ہوا تو نماز تو ہو جائے گی مگر اقامت نماز نہیں ہوگی۔

دیکھو ایک معمولی افسر سامنے آتا ہے تو ہم کیسے سکون و اطمینان سے اس سے باتیں کرتے ہیں لیکن ایک شہنشاہ جو عالم الغیب ہے جس کے علم سے ایک ذرّہ غائب نہیں اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ بھاگ دوڑ کرتے ہوئے، چہرہ کعبہ کی طرف دل بیوی بچوں میں یہ بھاگ دوڑ کی نماز ہے اسے اقامتِ نماز نہیں کہتے جیسا کہ ہر دوا الگ تاثیر رکھتی ہے۔ کونین سے ملیریا اور گل بنفشہ سے زکام رفع ہوتا ہے۔ غرض ہر دوا میں اللہ تعالیٰ نے الگ تاثیر رکھی ہے پانی سے پیاس، کھانے سے بھوک دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نماز بھی دوا ہے۔ ہمارے روحانی امراض کی، چنانچہ ارشاد ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (پ ۲۱-ع ۱)

ترجمہ:۔ بے حیائی کی باتیں منکر باتیں نہایت بری باتیں نماز ان چیزوں سے روکتی ہے۔ نماز میں نہایت قوی تاثیر ہے۔ جیسے ظاہری دوائیں جسمانی امراض کو روکتی ہیں۔ اسی طرح فحشاء اور منکر کو نماز روکتی ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک واقعہ پیش آیا ایک خوبصورت عورت پردے کے ساتھ نماز میں جایا کرتی تھی۔ ایک نوجوان اس پر عاشق ہو گیا۔

عورت نکاح شدہ تھی اس نوجوان نے بیباکی سے کہلوایا میں ملنا چاہتا ہوں۔ عورت جواب دیتی ہے میں ملنے کو تیار ہوں لیکن ایک شرط ہے کہ حضرت عمرؓ کے پیچھے چالیس روز تک نماز پڑھ لو۔ روپیہ پیسہ کی ضرورت نہیں ہے نوجوان نے سمجھا بڑی آسانی بات ہے۔ وہ نوجوان حضرت عمرؓ کے آنے سے پہلے مسجد میں چلا جاتا تھا۔ آٹھ دس روز بعد اس عورت کے مکان سے گذرا دس بارہ روز کے بعد اس میں کمی آگئی بیس پچیس روز کے بعد بالکل کمی ہو گئی چالیس روز کے بعد عورت پیغام بھیجتی ہے۔ مرد کہتا ہے دل چھوٹ گیا اب اللہ تعالیٰ کا عاشق بن گیا ہوں۔

عورت نے خاوند سے تذکرہ کیا خاوند نے سیدنا عمر فاروقؓ سے کہا تو سیدنا عمر بن خطاب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ نماز فحشاء اور منکر سے روکتی ہے

اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے

تیسری بات ہے۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ بڑی مقدس عبادت ہے۔ ذکر اللہ جس کو اکبر فرمایا گیا ہے یعنی بہت بڑی، فرماتے ہیں وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ میں لام تاکید کا لایا گیا ہے اور لفظ اکبر لایا گیا ہے مفضل علیہ محذوف ہے یعنی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ کس سے بڑا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر عبادت سے یہ عبادت بڑی ہے غور کرو ذکر اللہ کی کس قدر بڑائی ہے یعنے تلاوت ہے اور نماز سے بھی بڑی عبادت ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

میرے بھائیو اور بزرگو! فرضوں کے ادا کرنے کے ساتھ جسقدر ممکن ہو چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے ذکر اللہ کو جاری رکھو۔ حدیث شریف میں ہے۔ اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ۔ میں اس کا ہمنشیں ہوں جو میرا ذکر کرے غور کیجیے ایک تھانیدار کے پاس جانے والے کی ایک کلکٹر کے پاس جانے والے کی آپ تعظیم کرتے ہیں۔ تو غور کیجیے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنا ہم مجلس فرماتے ہیں۔ کتنا بڑا درجہ ہے اُس شخص کا۔

میرے بھائیو! جو اولیائے اللہ گذرے ہیں ان میں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عبد القادر رح پرانے کپڑوں میں رہتے تھے، کھانے پینے کے ذخیرے اُن کے پاس نہ تھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کی وجہ سے اثر یہ تھا کہ جو زبان سے کہتے تھے وہ ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیتا تھا یہ ذکر اللہ کا اثر تھا۔ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہزاروں نہیں، کروڑوں اُن سے مستفید ہوئے۔ ہم شب و روز غفلت کے ساتھ رہتے ہیں۔ بیوی بچوں کی فکر میں مبتلا ہیں قرآن پاک کہتا ہے۔

مال و اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پ ۲۸ - ع ۱۴)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔

بیوی بچے کی خبر گیری کرو لیکن ذکر اللہ سے غفلت نہ ہو یہی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سکھلا دی مسلمان اس زمانے میں کھیتی باڑی، تجارت میں ذکر اللہ سے غفلت نہ کرتے تھے۔

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔

ترجمہ:۔ ڈرتے رہتے ہیں اُس دن سے جس میں دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گی۔

ان کی شان فرمائی گئی ہے۔ یعنی دنیا کے کاروبار کے باوجود زبان پر ذکر جاری دل میں اللہ کی یاد اور قیامت کے محاسبہ کا خوف اس کے برعکس ہمارے زمانہ کے پیر صاحب ہیں کہ مسجدوں میں مریدوں سے نذرانے وصول کرنے بیٹھ گئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ایسے نہ تھے کھیتی کرتے تھے کھجوروں کے باغ درست کرتے تھے جملہ اکابرین صحابہ محنت کی زندگی گذارتے تھے لیکن اللہ کی یاد سے غفلت نہیں کرتے تھے۔

میرے بھائیو! ہمارا فرض ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت کریں۔ اللہ کے ذکر میں مشغول ہیں، دل میں اسی کی یاد ہو۔ اور زبان پر اسی کا نام، سب کام ہوں مگر سب کاموں سے مقدم یہ کام، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ یہی زندگی مبارک زندگی ہے۔ جو اس کی یاد سے بابرکت ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی نصائح

۱۔ مذہبی اور دینوی تعلیم کو زور سے فروغ دینا۔

۲۔ تبلیغ اسلام میں پوری پوری مدد کرنا۔ ہر ہر گاؤں اور آبادی میں مبلغ سے دورہ کرانا۔

۳۔ جملہ اسرافات شادی وغمی، ختنہ اور عقیقہ وغیرہ کو یک قلم بند کرنا۔

۴۔ سودی قرضہ سے بالکل انقطاع کر دینا۔

۵۔ تجارت اور دستکاری کو بڑے پیمانہ پر جاری کرنا اور اپنی قوم سے خرید و فروخت کی کوشش کرنا۔ کسی تجارت و دستکاری کو ذلیل نہ سمجھنا۔

۶۔ اخلاقی اور عملی حالت کو درست کرنا اور نمونہ سلف صالحین بن کر اسلام کی عزت قائم کرنا۔

۷۔ مقدمہ بازی کو حتی الوسع ترک کرنا۔

۸۔ آپس کے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹانا۔

۹۔ فن سپاہ گری کی مشق کرنا۔

۱۰۔ ملکی کارروائیوں میں پُر زور حصہ لینا۔ مرض اور مصیبت کو حقیر نہ سمجھنا۔

قرآن

وہ فکرِ حسیں اُس رحمت کا امین کہتے ہیں جسے قرآن مبین
دنیا کے نئے نغمے سیکھے عقبیٰ کا ترانہ بھول گئے

انور صابری

۸ر ذوالحج

مکہ مکرمہ سے منیٰ جانا ۔
رات منیٰ میں گزارنا

(۱) احرام باندھنا:۔

قارن کا تو پہلا احرام قائم ہے مگر جن حاجیوں نے مکہ مکرمہ میں آتے وقت عمرہ کا احرام باندھا تھا اور عمرہ ادا کرکے احرام کھول ڈالا تھا آج انہیں حج کا احرام باندھنا ہوگا حاجی عموماً ۷، اور ۸ر ذوالحج کی درمیانی شب کو احرام کی چادریں اوڑھ کر حرم شریف میں عشا نماز کے بعد حاضر ہوتے ہیں ۔ بیت اللہ شریف کا طواف کرکے دوگانہ نفل پڑھ کر حج کے احرام کی نیت کرتے ہیں ۔

(۲) طواف کرنا

احرام باندھ کر اگر آج سعی صفا مروہ کرنے کا ارادہ ہو ۔ تو طواف رمل اور اضطباع کے ساتھ کریں

رمَل ۔ جلدی جلدی کندھوں کو ہلا کر سپاہی کی طرح اکڑ کر چلنے کو کہتے ہیں ۔ رمل طواف کے سات چکروں میں سے صرف پہلے تین چکروں میں کیا جاتا ہے ۔

اضطباع ۔ احرام والی چادر جو کندھوں کے اوپر اوڑھ رکھی ہے اس کا وہ حصہ جو داہنے کندھے پر ہے اسے داہنی بغل کے نیچے سے لے جاکر بائیں کندھے پر ڈالیں ۔ اضطباع طواف کے ساتوں چکروں میں کرنا ہوگا یعنی ساتوں چکروں میں احرام کی چادر داہنی بغل کے نیچے اور اس کا سرا بائیں کندھے پر پڑا رہے ۔

(۳) سعی صفا و مروہ کرنا !

(طواف کے بعد سعی صفا و مروہ کریں)۔ مگر افضل تو یہ ہے کہ یہ سعی طواف زیارت (جس کا بیان آگے آتا ہے) کے بعد کی جائے ۔ اگر سعی طواف زیارت کے بعد کرنے کا ارادہ ہو تو سعی سے پہلے رمل اور اضطباع کے ساتھ طواف نہیں کیا جائے گا ۔

(۴) روانگی بطرف منیٰ

آج سورج نکلنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں ۔ راستہ میں تلبیہ اور دوسرے مسنونہ ذکر و اذکار کرتے جائیں ۔

(۵) منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا

آج کی ظہر، عصر، مغرب، عشا اور کل یعنی ۹ر ذوالحج کی فجر کی نماز منیٰ میں پڑھنا سنّت ہے ۔ ان پانچ نمازوں کو آپ مسجد خَیف میں ادا کرنے کی کوشش کریں ۔

(۶) رات منیٰ میں گزارنا

رات منیٰ میں قیام کریں ۔ اور مسنونہ ذکر و اذکار بکثرت کرتے رہیں ۔

۹ر ذوالحج (یوم عرفہ)

منیٰ سے عرفات جانا ۔
عرفات سے مزدلفہ آنا ۔
رات مزدلفہ میں قیام کرنا ۔

(۱) فجر نماز منیٰ میں ادا کرنا

یہ پانچویں نماز ہے جو منیٰ میں پڑھنی سنت ہے ۔

(۲) عرفات کی طرف روانگی

سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہوں ۔ راستہ میں تلبیہ، استغفار درود شریف اور مسنونہ دعائیں پڑھتے جائیں

(۳) تیاری نماز

عرفات پہنچ کر زوال سے پہلے غسل کر لیں ۔ وضو کرکے مسجد نمرہ میں تشریف لے جائیں ۔

(۴) خطبہ اور ظہر و عصر کی نمازیں

زوال کے بعد ظہر کے وقت اذان کے بعد امام صاحب مسجد نمرہ میں خطبہ پڑھتے ہیں ۔ اس کے بعد ظہر نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے ۔ اور ظہر کی نماز قصر پڑھائی جاتی ہے ۔ ظہر کے فرض پڑھانے کے بعد فوراً تکبیر ہوتی ہے ۔ اور عصر کی نماز بھی قصر پڑھائی جاتی ہے ۔ آج ظہر اور عصر کی نماز کی ادائیگی کا سنت طریقہ عرفات میں یہی ہے کہ ظہر کے وقت اکٹھی پڑھی جائیں ۔ جب جماعت کے ساتھ یہ دونوں نمازیں پڑھی جاتی ہیں تو ظہر کے فرضوں کے بعد والی سنتیں اور نفل نہیں پڑھے جاتے ۔ نہ ظہر کے فرضوں کے بعد اور نہ ہی عصر کے فرضوں کے بعد ۔

اگر مسجد نمرہ میں جماعت کے ساتھ یہ دونوں نمازیں نہ مل سکیں تو پھر اپنے مقررہ وقتوں پر پڑھنی ہونگی ۔ یعنی ظہر نماز ظہر کے وقت ۔ اور عصر نماز عصر کے وقت ۔

(۵) وقوف عرفات !

یہ حج کا ایک رکن ہے ۔ اگر یہ رہ گیا تو حج نہ ہوگا ۔

حج کے مناسک

حجاج کرام کی سہولت کے ...

☆ ☆ ☆ ☆

وقوف عرفات، کا وقت نویں ذوالحج زوال کے وقت سے شروع ہوتا ہے ۔ اور دسویں ذوالحج کی طلوعِ فجر تک رہتا ہے ۔ ان اوقات کے درمیان اگر ایک ساعت بھی عرفات میں وقوف کر لیا تو حج ہو جائیگا ۔ نماز سے فارغ ہو کر مسجد نمرہ سے واپس عرفات پر چلے آئیں اور وہاں وقوف کریں مسجد نمرہ میں وقوف کرنا صحیح نہیں ۔ بہتر یہ ہے کہ کھانے پینے اور حوائج ضروریہ سے بھی زوال سے پہلے فراغت حاصل کر لی جائے تاکہ اطمینان کیساتھ وقوف کیا جا سکے سارا عرفات سوائے بطن عُرنہ کے وقوف کی جگہ ہے ۔ مگر جبل رحمت کے قریب قیام کرنا افضل ہے آج کل حجاج عموماً اپنے اپنے معلّموں کے خیموں

جناب مُحمّد ...
(سا...

م کا پروگرام

تاریخ وار دیا جاتا ہے

ہیں وقوف کرتے ہیں۔

حاجی کے لئے آج کا روزہ نہ رکھنا بہتر ہے تاکہ خوب ہمت کے ساتھ عبادت اور دعا کر سکے۔

وقوف میں باوضو رہنا بہتر ہے قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ زوال کے بعد نماز ظہر پڑھ کر سورج چھپنے تک ذکر و فکر عاجزی اور دعا میں لگا رہے۔ اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائے خشوع و خضوع کو اپنا شعار بنائے۔

عرفات کے یہ چند گھنٹے بڑے قیمتی ہیں۔ انہیں غفلت اور ادھر ادھر کی باتوں میں نہ گنوادے ہمارے ایک دوست نے اپنا یہ معمول بتایا کہ وہ ساری حصن حصین کی دعائیں اس متبرک موقعہ پہ پڑھتا ہے۔

. . . . .

عمر الدین
(...ھرٹ)

(۶) فضیلت یوم عرفہ (حدیث)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اور اس روز اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ (بندوں سے) قریب ہوتا ہے۔ اور ملائکہ کے سامنے حج کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ میں ان کو وہی دوں گا۔ (یعنی جو کچھ چاہتے ہیں وہ دونگا۔ (مشکوٰۃ)

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول (رحمت) فرماتا ہے۔ اور فرشتوں کے درمیان حج کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو جو پریشان بال گرد آلود اور راستوں میں مجھ کو چلاتے پکارتے میرے پاس آئے ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا فرشتے یہ سن کر کہتے ہیں کہ ان میں تو فلاں شخص بھی ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ گنہگار ہے۔ اور فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے۔ جو گنہگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کسی دن آگ سے نجات نہیں دیتا۔ (مشکوٰۃ)

نیز حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یہ حال اور بخشش کی فراوانی دیکھ کر شیطان بڑا ذلیل اور غضبناک ہوتا ہے سر پر دھول ڈالتا ہے۔ افسوس اور واویلا کرتا ہوا بھاگتا ہے۔

(۷) عرفہ کی دعائیں

اس روز شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے استغفار فرمائی تھی (ابن کثیرؒ)

آپ بھی اپنی اخلاص بھری دعاؤں میں سب مسلمانوں اور اس راقم الحروف کو یاد رکھیں۔ نہایت تضرع، عاجزی، انکساری کے ساتھ ندامت کے آنسو بہا کر توبہ و استغفار کریں۔ دارین کی بھلائی اور فلاح اور بہبود کی دعا مانگیں آنسو بہانا مقبولیت دعا کی علامت ہے۔ اس طرح ہاتھ پھیلا کر دعائیں مانگیں جس طرح ایک گداگر روٹی کے ایک ٹکڑے کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ عرفہ کی بہترین دعا یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس ہی کی سلطنت ہے۔ اور اسی ہی کی سب تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورج غروب ہونے تک دعائیں مانگتے رہیں۔

(۸) مزدلفہ کی طرف روانگی!

یاد رکھیں کہ سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا چاہیئے۔ سورج غروب ہونے سے پہلے روانہ نہ ہوں۔

مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھیں آج یہ نماز مزدلفہ میں عشا کے وقت عشا کی نماز کے ساتھ پڑھی جائے گی۔

راستہ میں لبیک، استغفار اور مسنونہ اذکار کرتے رہیں۔

(۹) مزدلفہ میں کیا کرنا چاہیئے؟

(۱) رات مزدلفہ میں قیام کریں۔ وادی محسر کے سوا سارے مزدلفہ میں جدھر چاہے قیام کریں۔

(۲) مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھنا

جب خوب اندھیرا ہو جائے تو پہلے مغرب کے تین فرض پڑھیں۔ اس کے بعد عشاء کے فرض پڑھیں۔ دونوں نمازوں کے فرضوں کے درمیان سنتیں اور نفل نہیں پڑھے جاتے۔ یہ دونوں نمازیں عشا کے وقت ملا کر اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔ جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں یا اکیلے دونوں حالتوں میں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔ برعکس عرفات کے یہاں ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھنے کے لئے امام اور جماعت کا ملنا ضروری ہے۔

مغرب کی سنتیں، اور عشا کی سنتیں اور وتر مغرب اور عشا کے فرضوں کے بعد پڑھیں۔

(۳) رات کو جاگنا

مزدلفہ میں رات کو جاگنا مستحب ہے۔ دعا، تلبیہ، تلاوت اور مسنونہ ذکر و اذکار کرتے رہنا چاہئے۔ اگر چاہیں تو لیٹ رہیں

(۴) جمرات پر مارنے کے لئے کنکریاں لینا!

مزدلفہ میں کنکریاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا چنے کے دانے جتنی موٹی کنکریاں، جمرات پر مارنے کے لئے یہاں سے اُٹھا لیں ہر حاجی صاحب کو بحساب ذیل ستر کنکریاں لینی چاہئیں

منیٰ سے مکہ مکرمہ (طواف زیارت کے لئے) جانا مکہ مکرمہ سے واپس منیٰ آنا رات منیٰ میں قیام کرنا۔

تاریخ ذوالحج	تعداد کنکریاں جمرہ اولیٰ پر مارنے کے لئے	جمرہ وسطیٰ پر مارنے کے لئے	جمرہ عقبیٰ پر مارنے کے لئے	کل میزان
۱۰	۔	۔	۷	۷
۱۱	۷	۷	۷	۲۱
۱۲	۷	۷	۷	۲۱
۱۳	۷	۷	۷	۲۱
کل میزان		۔	۔	۷۰

کنکریاں راستہ میں سے یہاں سے چاہے اٹھالیں۔ مگر وادیٔ محسر سے نہ اٹھائیں۔ ایک ایک بڑا پتھر توڑ کر بھی چھوٹی چھوٹی کنکریاں نہ بنائیں۔ کسی مسجد میں سے بھی کنکریاں نہ اٹھائیں۔ جمرات کے قریب سے بھی کنکریاں نہ لینی چاہئیں۔

(۱۰) ذوالحج یوم نحر۔ عید کا دن

مزدلفہ سے منیٰ آنا۔
منیٰ سے طواف زیارت کے لئے مکہ مکرمہ جانا
مکہ مکرمہ سے منیٰ آنا۔ رات منیٰ میں گذارنا۔

(۱) **نماز فجر**

آج فجر نماز مزدلفہ میں اول وقت پہ پڑھیں۔ بخاری شریف میں ہے۔ کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فجر نماز ایسے وقت پڑھی تھی۔ کہ بعض کہتے تھے کہ فجر ہو گئی۔ اور بعض کہتے تھے ابھی نہیں ہوئی۔

(۲) وقوف مزدلفہ

فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھ کر وقوف مزدلفہ کریں سوائے وادیٔ محسر کے یہاں اصحاب فیل ٹھیرے تھے۔ سارا مزدلفہ موقف کی جگہ ہے۔ جدھر جگہ ملے وقوف کریں۔ اس وقوف کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔ دعا اور ذکر واذکار میں لگے رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مشعر الحرام (مزدلفہ کی پہاڑی) پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگی تھی۔ نیز اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ کہا تھا۔ اور اس وقت تک جب تک کہ صبح کی روشنی خوب نہ پھیل گئی۔ آپ اسے شغل میں مصروف رہے پھر آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہوئے۔ (مشکوٰۃ) باب حجۃ الوداع)

(۳) منیٰ کی طرف روانگی

سورج نکلنے سے پہلے (جب سورج نکلنے میں اتنا وقفہ ہو کہ دو رکعت نماز پڑھی جا سکے) مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ سورج مزدلفہ میں نہ نکلنے پائے وادیٔ محسر سے سواری ذرا تیز کر کے نکل جانا چاہئے۔ راستہ میں مسنونہ ذکر واذکار کرتے رہیں

رمی جمرہ عقبہ کرنا:۔

آج سورج نکلنے کے بعد چاشت کے وقت جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماری جائیں گی۔ کنکریاں دھو کر پاک کر لیں۔ تاکہ نجاست کا شبہ نہ رہے۔

جمرہ عقبہ کا محل وقوع ذیل کے نقشہ سے سمجھ لیں۔

بازار — مسجد خیف
راستہ بطرف مکہ مکرمہ — بازار
جمرہ عقبہ، جمرہ وسطیٰ، جمرہ اولیٰ

(۴) کنکریاں مارتے وقت بطن وادی میں اس طرح کھڑے ہوں کہ مکہ مکرمہ بائیں طرف رہے اور منیٰ دائیں طرف۔

(۵) سات کنکریاں ایک دوسرے کے بعد علیحدہ علیحدہ ماری جاتی ہیں اگر سب اکٹھی ایک بار ماری جائیں تو ایک کنکری شمار ہوگی

(۵) رمی کرتے وقت جمرہ سے کم از کم پانچ گز کے فاصلہ پر کھڑے ہونا چاہئے۔

(۶) ہر کنکری دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی میں پکڑ کر پھینکیں مرد ہاتھ اونچا کر کے پھینکیں۔

(۷) اور وقت مسنون اس رمی کا طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ اور زوال سے غروب تک مباح ہے۔ اور غروب کے بعد مکروہ ہے۔ اور قبل طلوع آفتاب دسویں کے بعد فجر ہونے کے بھی مکروہ ہے۔ مگر ضعفاء اور مریض (خصوصاً عورتیں) کہ بسبب اژدحام کے سویرے آکر یا تاخیر کر کے غروب کے بعد) کر لیں تو مکروہ نہیں۔ (زبدۃ المناسک حضرت مولانا شیر محمد صاحب گھونگی والے)

(۸) کنکریاں جمرہ کے پائے میں پڑنی چاہئیں۔ کنکریاں اس جگہ یا اس کے قریب گرنی چاہئیں۔ تین ہاتھ یا اس سے کم فاصلہ قریب گنا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ دور گنا جاتا ہے۔ کنکر اگر کہیں اٹک کر رہ جائے تو دوسری پھینکنی چاہئے

(۹) ہر کنکری پھینکتے وقت کہیں

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(۱۰) کنکریاں مار کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

(ترجمہ) یا اللہ ہمارے حج کو حج مبرور کر اور ہمارے گناہ بخش دے۔

(حصن حصین)

(۱۱) کنکریاں مارنے کے بعد جمرہ عقبہ پر ٹھیرنا نہیں چاہئے۔

(۴) تلبیہ کہنا موقوف کرنا۔

جمرہ عقبہ پہ پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ (لبیک) کہنا موقوف کر دیں۔ اس کے بعد لبیک نہیں پکاری جائے گی۔

(۵) قربانی کرنا

رمی جمرہ عقبہ سے فارغ ہو کر آپ قربان گاہ میں جائیں۔ ادھر قربانی کے جانور بافراط مل سکتے ہیں۔ خرید کر قربانی کریں۔ بکرا یا بکری اگر سال بھر سے کم عمر کا ہو تو قربانی درست نہیں۔ کم از کم پورے سال کا ہونا چاہئے۔

گائے بھینس دو برس سے کم ہوں تو قربانی درست نہیں۔ کم از کم پورے دو برس کی ہوں تو قربانی درست ہے۔ اونٹ پانچ برس سے کم عمر کا درست نہیں۔

چھ مہینے کا دنبہ اور بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ اگر انہیں سال بھر کے بھیڑوں یا دنبوں میں چھوڑ دیا جائے اور کچھ فرق معلوم نہ ہو تو قربانی درست ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم سال بھر کا ہونا چاہئے۔

جو جانور اندھا ہو، یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا اس سے زیادہ کٹا ہوا

ہو۔ یا دم تہائی یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔

جو جانور اتنا لنگڑا ہو کہ فقط تین پاؤں سے چلے اور چوتھا پاؤں زمین پر رکھا ہی نہیں جاتا، یا چوتھا پاؤں رکھتا ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا۔ اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ اگر لنگڑا چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لگتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو اس کی قربانی درست نہیں۔ اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو دُبلے ہونے میں ہرج نہیں۔ لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر کچھ دانت گر گئے ہوں لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

گائے بھینس اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی حصہ دار کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو گا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہو گی۔ نہ ان کا جن کا حصہ پورا اور نہ اس کی جس کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہے۔ (بہشتی زیور)

قارن اور متمتع کو حلق کرنے سے پہلے ذبح کرنا واجب ہے۔ اور مفرد کو مستحب ہے۔

قارن اور متمتع پر ذبح کرنا واجب ہے اس سے مراد دم شکر ہے نہ اضحی نہ دم جنایت وغیرہ (زبدۃ المناسک حضرت مولانا شبیر محمد صاحب گھوٹکی والے)

دیکھا گیا ہے کہ اکثر حاجی صاحبان دم شکر اور قربانی علیحدہ علیحدہ دو جانوروں کی کرتے ہیں۔

(۶) حلق یا قصر کرانا (سر کے بال منڈانا یا کترانا)

قربانی سے فراغت حاصل کر کے سر کے بال منڈائیں یا کترائیں۔ مگر منڈانا افضل ہے۔

(حدیث)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا اور سر کے بال ترشوانے والوں پر یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔

صحابہ رضؓ نے پھر پوچھا اور ترشوانے والوں پر یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا بال ترشوانے والوں پر بھی۔ (مشکوٰۃ)

سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد ناخن یا لبوں کے بال کٹوا سکتا ہے۔

عورت کو سر منڈانا منع ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ سب بالوں کو پکڑ کر انگلی کے ایک جوڑ کے برابر کاٹ لے۔

بال اور ناخن جمع کر کے دفن کر دیں۔

حلق یا قصر کے لئے آج کا دن افضل ہے۔ اس کے بعد بہتر ہے کہ ایام نحر میں کر لے۔

(۷) احرام کا خاتمہ

مذکورہ بالا افعال بجا لانے کے بعد احرام ختم ہو جاتا ہے اب احرام کے کپڑے اتار لیں۔ اور اپنا دستوری لباس پہن لیں۔ اب احرام میں جن باتوں کی ممانعت تھی وہ سب ختم ہو گئیں سوائے دو باتوں کے۔

ایک قربت زوجہ
دوسرا خوشبو کا استعمال

طوافِ زیارت کے بعد قربت زوجہ اور خوشبو کا استعمال بھی جائز ہو جائے گا۔

(۸) طوافِ زیارت

اسے طواف اضافہ بھی کہتے ہیں۔

رمی جمرہ عقبہ قربانی اور حلق یا قصر سے فراغت حاصل کر کے مکہ مکرمہ آج ہی چلے جائیں۔ جمرہ عقبہ کے قریب مکہ مکرمہ جانے والی بسیں ہر وقت مل سکتی ہیں۔ مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کریں۔

رمل کرنا

اگر ۸ ذوالحج کو احرام باندھ کر صفا و مروہ کی سعی نہیں کی تھی تو آج طواف زیارت کے بعد کرنی ہو گی۔ اکثر حاجی صاحبان سعی طواف زیارت کے بعد کرتے ہیں۔ اگر سعی کرنی باقی ہے تو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ہو گا۔ (یعنی جلدی جلدی کندھوں کو ہلا کر سپاہی کی طرح اکڑ کر چلنا ہو گا)۔ اگر سعی کرنی باقی نہیں اور ۸ ذوالحج کو کی جا چکی ہے۔ تو رمل نہیں کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ ہر وہ طواف جس کے بعد سعی کی جاتی ہے۔ اس طواف میں رمل کیا جاتا ہے۔

اضطباع

کیونکہ احرام منیٰ میں ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے طواف زیارت میں اضطباع نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ اضطباع احرام کی چادر کے بغیر ممکن نہیں۔

(۹) سعی صفا و مروہ

طواف زیارت کے بعد صفا و مروہ کی سعی کر لیں۔ اگر ۸ ذوالحج کو حج کا احرام باندھ نہ کی گئی ہو۔

(۱۰) قربت منکوحہ اور استعمال خوشبو

کی ممانعت بھی اب ختم ہو گئی۔ اب یہ دونوں باتیں بھی طوافِ زیارت کے بعد حلال ہو گئیں۔

(۱۱) منیٰ کی طرف واپسی

بہتر یہ ہے کہ ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کرے۔ اور طوافِ وغیرہ کر کے منیٰ میں چلا آئے۔ رات منیٰ میں گذاریں۔

نوٹ:۔ اس طواف کا وقت ایام نحر یعنی ۱۲ ذوالحج غروب آفتاب تک ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ ۱۰ ذوالحج کو ہی ادا کیا جائے

نوٹ:۔ منیٰ میں عید نماز نہیں پڑھی جاتی۔

۱۱ ذوالحج
قیام منیٰ

(۱) خطبہ سُننا

نماز ظہر مسجد خیف میں پڑھیں۔ اور امام صاحب جو خطبہ دیں وہ سنیں۔

(۲) رمی جمرات

آج تینوں جمرات کی رمی زوال کے بعد کی جائیں گی۔ زوال سے پہلے ہرگز نہ کریں۔ ظہر کی نماز ادا کر کے اور خطبہ سن کر رمی کرنے جائیں۔

جمرہ اولیٰ

اول جمرہ اولی پر آئیں۔ جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں۔ جمرہ کے عین سامنے کھڑے نہ ہوں بلکہ اس طرح کھڑے ہوں کہ جمرہ کا زیادہ حصہ دائیں طرف رہے۔ اور تھوڑا حصہ بائیں طرف۔ یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہیں کنکری مارنے کے بعد ہجوم سے ایک طرف ہٹ جائیں۔ اور قبلہ رُخ کھڑے ہو کر طویل قیام کریں۔ تضرع اور عاجزی سے دعا مانگیں۔ استغفار، درود شریف، تکبیر اور تہلیل پڑھیں۔ دعا میں ہاتھ اٹھائیں۔

جمرہ وسطیٰ

اس کے بعد جمرہ وسطیٰ پر آئیں۔ قبلہ رُخ جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ماریں۔ پھر ہجوم سے ایک طرف

ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر طویل قیام کریں۔ ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں۔ عاجزی اور تضرع کریں۔

جمرہ عقبہ

اس کے بعد جمرہ عقبہ پر آئیں ادھر اس طرح کھڑے ہوں کہ مکہ مکرمہ بائیں طرف اور منیٰ دائیں طرف رہے۔ سات کنکریاں کم از کم پانچ گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر یکے بعد دیگرے ماریں۔

جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد دوسرے دو جمرات کی طرح دعا کے لئے نہ ٹھہریں۔ بلکہ واپس اپنی قیام گاہ پر چلے آئیں۔ اور نماز باجماعت مسجد خیف میں ادا کرتے رہیں۔

۱۲ ذوالحج

واپسی بطرف مکہ مکرمہ

"انتباہ بہت زمانہ سے مکہ مکرمہ میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ بارہویں کے روز قبل زوال رمی کر کے لوگ مکہ مکرمہ کو چلے جاتے ہیں (خصوصاً وہاں کے معلم اپنے حجاج کو زوال سے پہلے رمی کرا کر مکہ معظمہ کو روانہ کرتے ہیں اس لئے حجاج کو چاہیئے کہ ان کے کہنے پر عمل نہ کریں ورنہ دم لازم ہوگا۔ اس طرح کرنا جائز نہیں۔

(زبدۃ المناسک حضرت مولانا شیر محمد صاحب گھوٹکی والے)۔

رمی جمرات

آج زوال کے بعد کسی وقت تینوں جمرات کی رمی بطریقہ مذکورہ بالا کریں

بعد رمی جمرہ عقبہ پر دعا کے لئے نہ ٹھہریں اور اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں

مکہ مکرمہ کی طرف واپسی

آج حاجی کو اختیار ہے کہ زوال کے بعد رمی کرے اور غروب آفتاب سے پہلے مکہ مکرمہ کی طرف لوٹ جائے۔ اگر مغرب تک منیٰ میں رہا تو لوٹنا مکروہ ہے۔ چاہیئے۔ کہ رات منیٰ میں گزارے۔ اور دوسرے دن رمی کرے۔

۱۳ ذوالحج

منیٰ سے مکۂ مکرمہ جانا

رمی کرنا

جو حاجی کل مکہ مکرمہ نہ چلا گیا ہو۔ اور منیٰ میں ٹھہر گیا ہو، اسے بعد زوال بدستور مذکورہ تینوں جمرات کی رمی کرنی چاہیئے۔

"اگر تیرھویں تاریخ کو زوال سے پہلے رمی کرے تو بکراہیت تنزیہہ جائز ہے۔ اور گیارہویں، بارہویں کو قبل زوال جائز نہیں"

(زبدۃ المناسک بحوالہ زبدہ)

مکہ مکرمہ کی طرف روانگی

آج بعد رمی جمرات منیٰ سے روانہ ہوں۔

راستہ میں محصب میں قیام

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی مقام محصب میں پڑھی۔ تھوڑی دیر سو رہے۔ پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف چلے اور طواف کیا۔ (مشکوٰۃ)

مگر لاریوں پر سفر کرنے والے حضرات یہ سنت ادا نہیں کر سکتے البتہ پا پیادہ سفر کرنے والے چاہیں تو اس پر عمل کر سکتے ہیں۔

الحمد اللہ حج پورا ہوا۔ اب غیر ملکی حاجی کے ذمے ایک واجب رہ گیا ہے۔ وہ ہے طواف وداع۔

طوافِ وداع (یا طواف صدر) مکۂ مکرمہ سے روانگی

(۱) طواف میقات سے باہر رہنے والے حاجی پر واجب ہے۔ جب مکہ شریف سے لوٹنے کا قصد کریں تب یہ طواف کریں۔ اس طواف کا وقت مقرر نہیں جب لوٹیں تب کریں۔

(۲) اس طواف میں اگر صدر کی نیت نہ کی تب بھی جائز ہو جائے گا۔ پس اگر کسی نے طواف زیارت کے بعد نفلی طواف کر لیا ہو اور چلتے وقت طواف نہ کیا تو بھی ادا ہو گیا" (زبدۃ المناسک بحوالہ غنیہ)

(۳) اگر طواف وداع کے بعد ٹھہرنے کا سبب بن گیا تو روانہ ہونے وقت دوبارہ طوافِ وداع کر لیں۔

(۴) جب تک مکہ مکرمہ میں قیام رہے طواف وداع سے قبل نفلی طواف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۵) حیض والی عورت پر یہ طواف معاف ہے۔ بشرطیکہ طواف زیارت کر چکی ہو۔ اگر طواف زیارت نہ کیا ہو تو پاک ہونے تک ٹھہرنا ضروری ہے تاکہ طواف کیا جا سکے۔

(۶) طواف وداع کے بعد حسب دستور دوگانہ نفل پڑھیں۔

(۷) پھر آب زم زم کو خوب سیر ہو کر پئیں۔ اپنے اوپر، کپڑوں پر اور منہ پر ڈالیں۔ اور خاتمہ بالخیر اور مسلمانوں کی بھلائی کی دعائیں مانگیں۔

(۸) ملتزم شریف پر آئیں۔ بیت اللہ شریف کا غلاف مبارک پکڑیں۔ اپنے آپ کو خوار، ذلیل اور نکما سمجھ کر خوب عاجزی تضرع سے رو کر دعائیں مانگیں اگر رونا نہ آئے تو رونی صورت بنائیں تکلف روئیں۔

(۹) پھر حجر اسود کا استلام کریں۔ اور الٹے پاؤں با ادب بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہوئے، روتے ہوئے باہر نکل جائیں۔

(۱۰) مکۂ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت کچھ خیرات کریں۔

---*---

بقیہ:

اَحادیثُ الرّسولؐ

(صـ۴ سے آگے)

شب قدر بھلا دی گئی

عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ خَیْرًا لَکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ۔ رواہ البخاری۔

ترجمہ:۔ حضرت عبادہؓ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم شب قدر کی خبر ہم لوگوں کو دینے کیلئے گھر سے باہر نکلے۔

پس جھگڑا کیا دو مسلمانوں نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے کہ میں تم کو شب قدر کی خبر دینے آیا تھا کہ فلاں فلاں شخصوں نے جھگڑا کیا۔ پس شب قدر کی شناخت مجھ سے اٹھا لی گئی۔ شاید تمہارے لئے اب یہ بہتر ہو کہ تم اس کو انتیسویں میں ستائیسویں میں اور پچیسویں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

بقیہ: مجلس ذکر

کے حالات کے پیش نظر صرف جمعرات کے دن اس کا انعقاد جاری رکھا۔ اور گذشتہ چند سالوں سے دوسرے شہروں سے احباب ذکر میں شمولیت کے لئے تشریف لے آتے ہیں۔ اور مجلس ذکر کے بعد کافی رات گئے تک ذکر اذکار اور اصلاح باطن کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رہتا

لیکن!

اب میری صحت ان مشاغل کی اجازت نہیں دیتی۔ اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ بعض اوقات ضعف اور نقاہت یا ہنگامی طور پر اچانک مرض کے دورے کی وجہ سے مجلس ذکر میں شمولیت سے معذور ہو جاتا ہوں۔ جس سے دوستوں کو مایوسی اور مجھے ان کی مایوسی سے قرار واقعی رنج و قلق ہوتا ہے۔

لہذا!

ان وجوہات کی بنا پر میں گذشتہ دو تین ہفتوں سے سوچ رہا تھا۔ اور گذشتہ مجالس میں میں نے آپ سے اس کا تذکرہ بھی کیا تھا۔ کہ میں مجلس ذکر بند کرنے کے متعلق سوچ رہا ہوں اور میں نے اپنی طرف سے آپ حضرات کو اجازت بھی دے دی تھی۔ کہ سب دوست انفرادی طور پر اپنے اپنے مقام پر ذکر کر لیا کریں۔ وہ روحانی امراض گذشتہ کئی سال سے بکثرت ذکر کرتا اور ان سے بچنے کی تدابیر بھی عرض کرتا رہا ہوں۔ ان کو پیش نظر رکھا جائے۔

میں آج ظہر کے بعد سے وجع المفاصل کے اچانک اور شدید حملے کی وجہ سے مجلس ذکر میں شرکت سے معذور ہو گیا ہوں

اور!

یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اس کے بعد جمعرات کو مجلس ذکر منعقد نہیں ہوا کرے گی۔ لیکن جو احباب وقتاً فوقتاً اپنے روحانی اسباق کی تکمیل کے لئے آتے رہیں گے۔ میں حتی المقدور ان کی خدمت کرتا رہوں گا۔ سب دوستوں کو ذکر کی تلقین کرتا ہوں۔ اور بارگاہ رب العزت میں اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں جملہ جسمانی اور روحانی امراض سے محفوظ رکھے۔

طریقۂ ذکر جہر

حضرتِ اقدس کے ارشادات گرامی بوساطت مولانا عبید اللہ صاحب انور قارئین خدام الدین کو معلوم ہو چکے ہیں۔

گذشتہ مجلس ذکر منعقدہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۱ء میں جب حضرت نے مجلس ذکر کے بند کرنے کا خیال ظاہر فرمایا تو جماعت پر ایک کرب کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی شاید اس مصلحت کی بنا پر کہ جماعت اچانک اس فیصلہ کی تکلیف کی متحمل نہ ہو سکے حضرت نے ساتھ ہی فرما دیا۔ کہ ابھی قطعی فیصلہ نہیں کرتا۔ گویا یہ جملہ جماعت کے صبر کی گرتی ہوئی دیوار کے لئے سہارے کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس سے مایوسی نے پھر امید کا لباس پہن لیا۔ لیکن۔

سنبھل اے رہ رو راہ محبت
شکستِ شوق کی منزل بھی آئی۔

آخر وہ سہارا ہٹا لیا گیا اور مجلس ذکر بند کرنے کا فیصلہ قطعی قرار دیدیا گیا اس فیصلے کا اثر وہی محسوس کریں گے جنہوں نے اس گلشن سے گلچینیاں کی ہیں ہم اس فیصلے اور فیصلے کے اثرات پر بہت کچھ لکھ سکتے ہیں اور لکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن شاید حضرت اقدس کی طبع نازک پر گراں گذرے۔

نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارند

لیکن!

ہم اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ یہ ہوش ربا فیصلہ جن وجوہات کی بنا پر کیا گیا ہے۔ وہ ہیں۔

حضرت کی علالت اور پیرانہ سالی۔

جو حوصلہ شکن بھی ہیں اور یاس آفرین بھی جن کا واحد علاج بارگاہ رب العزت میں التجاؤں اور فریادوں کے سوا کچھ ممکن نہیں ہے۔

لہذا!

لہذا آپ خدا کے حضور میں جھکئے اور حضرت کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے چھلکتے ہوئے آنسوؤں اور لرزتی ہوئی التجاؤں کا نذرانہ پیش کیجئے۔ کہ شاید اس قحط الرجال کے دور میں۔

ع

دگر دانائے راز آید کہ نہ آید

بقیہ: اداریہ

مراکش کا دورہ کیا پھر گھانا وغیرہ ممالک میں بھی پہنچا۔ اگر مغربی ممالک واقعی اشتراکی بھوت کے تسلط سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کا واحد علاج یہ ہے یہ محکوم ممالک کو غیر مشروط آزادی دیکر ان سے اچھے تعلقات استوار کریں۔ بلجیم کی غلط کاریوں کا سیاسی اثر امریکہ پر پڑا اب فرانس کے مظالم کا بھی اثر پڑ رہا ہے۔ یہ دوسرے مغربی ممالک دراصل امریکہ کی لیڈرشپ اور اتحاد سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور امریکہ اپنی سربراہی کی وجہ سے ان کی رعایت کر کے اپنی سیاسی مشکلات میں اضافہ کر رہا ہے۔

سیاسی خیالات کچھ بھی ہوں مگر الجزائری عربوں کے جہاد آزادی سے ہر عرب ملک کو دلچسپی ہے۔ چنانچہ حال میں تیونس کے وزیر اطلاعات نے فرانس کو مشورہ دیا ہے کہ وہ الجزائریوں کے اس مطالبہ کو مان ہی لے کہ بات چیت صرف محاذ آزادی والوں سے کی جائے تاکہ جنگ ختم ہو سکے ورنہ آئیندہ جنگ شدید ہونے کا خطرہ ہے

لال الدین اخگر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

خدا بخش کا خواب

۳

مولوی خیرالٰہی کے انجام پر میرا دماغ چکرانے لگا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں تو اب اپنے بچوں کو کتاب وسنت کی تعلیم دلانے سے پہلے کسی اور ادارے کے دروازے پر ہرگز نہیں لے جاؤں گا۔ لیکن اس وقت معًا مجھ کو خیال آیا۔ کہ ہم سب دوزخ کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور یہ روز جزا ہے۔ اتنے میں دوسرے آدمی کی باری آئی۔ اور سب لوگوں کی توجہ اس کے بیان کی طرف مبذول ہوگئی۔ میں اب اس ماحول کے باقی لوازمات بیان نہیں کروں گا۔ کیونکہ قارئین کرام نہایت بے چینی سے دوسرے آدمی کے واقعات زندگی سننے کے منتظر ہیں۔ یہ دوسرا آدمی میرا پڑوسی تھا۔ لہذا میں پورے وثوق سے آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اُس کے تمام بیانات اس کی گذشتہ زندگی کے آئینہ دار تھے۔ اب میں اس کے الفاظ میں اس کی روئداد حیات پیش کرتا ہوں۔

ثناءُ اللّٰہ

وہ حضور میرا نام ثناء اللہ ہے۔ میرے والدین نے مجھ کو کتاب وسنّت کی تعلیم دلائی۔ مگر اب میں جہنم کے دروازے پر لایا گیا ہوں۔ جہاں اعتراف جرم کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

مجھ کو اُس وقت اپنے والدین سے نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ جب میں تقریبًا دس سال کا ہی تھا۔ میرے ہم عمر لڑکے سکولوں میں جاتے اور دن ڈھلے گروہ در گروہ بستے لے کر ہنستے کودتے گھروں کو واپس آتے۔ مگر میرے والدین نے مجھ کو (جیسا کہ میرا اس وقت خیال تھا) چند بدنصیب لڑکوں کے ساتھ ایک قریب کی مسجد میں مقید کر رکھا تھا۔ رات دن قرآن کا حفظ کرنا خدا کی پناہ! حافظ جی کے ہاتھ میں ایک موٹی سی چھڑی ہوتی۔ ادھر ہم میں سے کسی نے آنکھ اٹھائی۔ ادھر تڑاک سے چھڑی اس کے جسم پر پڑی۔ مختصرًا قرآن مجید تو مجھ سے سارا حفظ نہ ہو سکا۔ مگر بعد میں فارسی کتب اور صرف ونحو کی باری آئی۔ صرف کی گردانیں العیاذ باللہ! القصہ میں اپنے خبث باطن کے سبب چند سالوں کے کام کو اپنی عمر کے ستائیسواں سال میں نہایت بددلی سے بہت ادھورے طریق سے ختم کر سکا۔ مجھ پر کتاب وسنت اور اساتذہ کرام کی صحبت کا ہرگز کوئی اثر نہیں تھا۔ مجھ کو اپنی ضمیر کے ولولوں کا پورا اندازہ ہے کہ جب میں نے مسجد و مکتب کے چکر سے نجات پائی۔ تو مجھ کو اپنے والدین سے بے حد نفرت تھی۔ مجھ بدنصیب کو کالج کے طلبہ کی زندگی بڑی قابل رشک نظر آتی تھی۔ گھر واپس آکر میں ہر وقت اپنے والدین کو ہر معاملے میں تنگ کرتا رہتا۔ میری ماں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ اشراق، تہجد اور اوابین بھی بڑی باقاعدگی سے پڑھتی تھی۔ قرآن مجید کی تلاوت اس کا اکثر اوقات کا مشغلہ تھا۔ میرا باپ پکا نمازی اور رزق حلال کا پورا عادی تھا۔ اگرچہ میں نوجوان تھا۔ مگر اپنے باپ کی خدمت کرنا عار سمجھتا تھا۔ فی الحقیقت مجھ کو والدین سے طبعی طور پر نفرت تھی۔ کیونکہ میں جانتا تھا۔ کہ مجھ کو مُلّا بنانے کے یہی مجرم ہیں۔ میرا بوڑھا باپ رات دن کام میں لگا رہتا۔ سحری کے وقت اٹھ کر کھیتوں میں جاتا۔ اور شام کے بعد واپس آتا۔ مگر میں سارا دن نہا دھو کر سامنے کی دوکان پر بدنظری کے لئے بیٹھا رہتا۔ میں نمازوں میں بھی چوری کرتا تھا۔ اور ادھر رات جب میرے والدین گھر میں ہوتے۔ اور مجھ کو ان کی موجودگی میں چند منٹ بیٹھنا پڑتا تو بات بات پر ان کو اس طرح دباتا تھا۔ جیسے کوئی تھانیدار مجرموں کو ڈانٹتا ہے۔ میرے والدین سہم جاتے۔ اور بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتے۔ ایک دن میں نے اپنے دل کا غبار ان الفاظ میں نکالا!! تم لوگوں نے میری زندگی تباہ کر دی ہے۔ مجھ کو کسی کام کا نہیں چھوڑا لوگ بڑی بڑی ملازمتیں کر رہے ہیں۔ اور اپنے بال بچوں میں عیش کی زندگی بسر کر رہے ہیں!! میں نے یہ الفاظ اس طیش سے ادا کئے۔ کہ میرے والدین میری سخت کلامی پر رونے لگے۔ میرا باپ بیچارہ بھونچکا ہو کر باہر نکل گیا۔ اب خدا جانے انہوں نے کیا کیا۔ کہ ایک مہینے کے اندر اندر میری شادی کر دی۔ میری بیوی بالکل نوجوان تھی۔ ہمارے رشتہ داروں میں سے تھی۔ بیوی کے آتے ہی۔ میری طبیعت کا رخ بدل گیا۔ والدین سے نفرت اب پہلے سے بھی بڑھ گئی۔ ہر وقت میں بیوی کے اردگرد طواف کرتا رہتا۔ والدین کی ہر بات کا ٹھکرانا میرا شیوا بن چکا تھا۔ چند دن میری بیوی خاموشی سے گھر کے ماحول کا جائزہ لیتی رہی۔ بعد میں اُس نے بھی میری ہمنوائی میں میرے والدین کی مخالفت شروع کر دی۔

میرے دو بھائی اور بھی تھے۔ وہ وہ بھی پورے عالم دین تھے۔ ان میں سے ایک گھر پر ہی رہا کرتا تھا۔ اور والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرتا تھا۔ لیکن میری اور اس کی ایک پل کے لئے بھی نہیں بنتی تھی۔ میرا بھائی اور بھاوج میرے والدین کی عزت کرتے تھے۔ مگر میں اور میری اہلیہ ہمیشہ ناک بھویں چڑھائے رہتے تھے۔ میری دو بہنیں تھیں۔ جو میری بدسلوکی کی وجہ سے ہمیشہ رو دھو کر چلی جاتی تھی۔ یہ دونوں ہمارے گاؤں میں ہی بیاہی ہوئی تھیں۔ میں نہ تو ان کے گھروں میں قدم رکھتا تھا۔ اور نہ ہی ان کے بچوں سے کسی طرح کا پیار کرتا تھا۔

اب والدین نے میری رضامندی سے مجھ کو ایک کریانے کی دوکان بنا دی میں نے دوکان کے کام میں آہستہ آہستہ دلچسپی لینی شروع کر دی۔ پانچ سو سے سات سو اور سات سو سے اب تقریبًا سوا ہزار کا کاروبار ہو گیا تھا۔ اب میں اور میری بیوی ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے والدین سے خوش نہیں رہتے تھے۔ ہمارے گھر میں جو بھی مشورہ ہوتا۔ میں اس موقع پر اپنے بھائی اور باپ کی مخالفت خوب منہ پھلا پھلا کرتا اگرچہ اس وقت میرے سامنے احکام خداوندی اور ارشادات نبوی بھی ہونے

...ں اپنے طیش میں ان باتوں پر ...کرتا ٹھیک نہیں سمجھتا تھا۔ کیونکہ ...ر بحث کو اپنے وقار کا مسئلہ ...بنا تھا۔ اور آناً فاناً میں آپ سے ...ر ہو جاتا تھا۔ میرا بھائی اور باپ ...ی خود غرضانہ باتیں سن کر اپنی شرافت ...حفاظت کی خاطر خاموش ہو جاتے ...آخر کار میرے ہمنوا بن جاتے ...ری ماں اس موقعہ پر روتی اور خفیہ ...ر پر میری ہدایت کے لئے دعائیں ...تی۔ مگر بد اعمالی کے سبب اس کی ...عائیں میرے حق میں قبول نہ ہوتیں۔ ...شتہ داروں میں چند لاوارث بچوں پر ...ھی میں نے وقتاً فوقتاً ظلم ڈھائے۔ ...ر ہر موقعہ میرے والدین میری سرکشی ...پر خون کے آنسو بہا کر چپ ہو جاتے میری غیر حاضری میں اگر میرا باپ یا بھائی کسی آدمی سے کوئی وعدہ یا سودا کرتے۔ تو میں گرج گرج کر گھر میں اودھم مچا دیتا تھا۔ حتیٰ کہ ان کو اپنے وعدہ سے منحرف ہونا پڑتا تھا۔ میں اپنی ہٹ دھرمی کا اعتراف کرتا ہوں کہ میرے باپ کو بارہا میری وجہ سے ذلیل ہونا پڑا۔ مگر میں ان باتوں کی ہرگز پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایک دو نہایت خبیث فطرت آدمی میری ظالمانہ روش کی تائید کرتے رہتے تھے۔

میں جو کچھ کماتا تھا۔ وہ سارے کا سارا بیوی اور اس کے رشتہ داروں پر خرچ ہوتا تھا۔ اگر میرے والدین نے ایک دفعہ کسی کے سامنے میرا گلہ کیا۔ تو میں نے جواب دیا۔ کہ ان سے کہو۔ کہ میری بیوی سے معافی مانگ لیں۔ ہمشیرگان کے ساتھ حسن سلوک کی نوبت ساری زندگی ہی نہ آئی۔ کیونکہ میری بیوی ان کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔ اگر میرے والدین ان باتوں کی شکایت کرتے۔ تو میں کئی کئی دن ان سے بولنا بند کر دیتا تھا۔ اس وقت میری ضمیر مجھ کو ملامت کرتی۔ لیکن میں ہر موقعہ پر شیطان لعین ہی کو خوش کرتا رہا۔

میں ان لوگوں سے زیادہ آسائش سے زندگی بسر کرتا تھا۔ جو میٹرک ایف۔ اے یا بی اے پاس کر کے مختلف ملازمتوں پر اپنے گھروں سے دور مارے مارے پھرتے تھے۔

میں اپنے بچوں سے بڑا پیار کرتا تھا ان کو اچھے اچھے کپڑے پہناتا۔ مگر والدین پر ایک کوڑی بھی خرچ کرنے کا روادار نہیں تھا۔

ایک دفعہ گرمیوں کے موسم میں میں تپ محرقہ میں مبتلا ہو گیا۔ اس وقت میں نے اپنی ماں کی فدائیت اور باپ کی قربانی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ مگر پھر بھی میں نے اپنی بیوی کی غلامی نہ چھوڑی۔ تندرست ہونے پر میں اپنی بیوی کے حق میں پہلے سے بھی زیادہ نرم ہو گیا۔ مگر اپنے رشتہ داروں کے لئے بہت ہی تند خو بن گیا۔ میری بیوی اور بچوں کی بیماری کے موقعوں پر میرے والدین اپنی پوری ہمدردی کا ثبوت پیش کرتے مگر میں اور میری بیوی ان کی تمام حرکات کو دکھاوا اور خوشامد سے تعبیر کرتے اور ہر وقت ان پر نکتہ چینی اور طعنہ زنی کرتے رہتے۔

فرشتہ:۔ بس۔ بس۔ بتاؤ کہ تمہارا باپ تم پر راضی تھا؟

ثناء اللہ:۔ حضور ہرگز نہیں۔

فرشتہ:۔ تمہاری والدہ کی تمہارے متعلق کیا رائے تھی؟

ثناء اللہ:۔ میری والدہ ساری زندگی میرے عادات قبیحہ پر روتی رہی۔

فرشتہ:۔ بھائی بہنوں کے ساتھ کیسے رہے؟

ثناء اللہ:۔ میں نے ہر موقعہ پر اپنے بڑے بھائی کو دبایا اور اپنی بڑی اور چھوٹی ہمشیرہ کے گھر ایک دفعہ بھی بھائیوں کی طرح نہ گیا۔ بلکہ جب وہ آتیں تو میری بدسلوکی سے سہمی رہتیں۔ اور جب جاتیں تو میری تند خوئی طبع کا نشانہ بن کر جاتیں۔ اے احکم الحاکمین میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں حقوق العباد میں پرلے درجے کا ظالم اور حریص تھا۔ اور تیری عبادت میں بھی میرے لئے ہرگز لذت نہ تھی۔ میرے عقائد بھی متزلزل ہو چکے تھے۔ جبکہ میری عملی زندگی ہر لحاظ سے قابل نفرت تھی۔

ہائے میرا اعمالنامہ

ہائے میں تباہ ہو گیا!

احکم الحاکمین اس کو جہنم میں ڈال دو۔

(مقررہ فرشتوں نے فوراً ہی ارشادِ خداوندی کی تعمیل کی)

ہمارے دینی مدارس

کالاباغ میں مدرسہ حیات الاسلام کا قیام

طالبان علوم دینیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ کالا باغ ضلع میانوالی کی موتی مسجد میں مدرسہ حیات الاسلام کا قیام عمل میں آیا ہے اس مدرسہ میں حدیث فقہ قرآن کریم اور دیگر توحید و سنت کی روشنی میں علوم دینیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا نور حسین صاحب فاضل دیوبند آف ٹھٹھی ضلع میانوالی کی خدمت حاصل کی گئی ہیں۔

اہل ثروت حضرات سے درخواست ہے کہ اس مدرسہ کی مالی امداد میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔

مولانا عمر حیات فاضل دیوبند خطیب و مہتمم موتی مسجد کالا باغ ضلع میانوالی

مدرسہ عربیہ کاموکے

تمام طلبہ علوم عربیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے مدرسہ عربیہ کا داخلہ شروع ہے اور آخر شوال تک جاری رہے گا۔ لہٰذا جو طالب علم داخل ہونا چاہے اولین فرصت میں خود ملے یا خط لکھ کر اپنی جگہ رکھالے۔ مولانا شہباز خان صاحب آگئے ہیں اور مولوی عالم منشی کے اور دوسرے درس نظامی کے اسباق شروع ہونے والے ہیں۔

ناظم مدرسہ عربیہ حافظ عبدالشکور منڈی کاموکے ضلع (گوجرانوالہ)

دارالعلوم آمینیہ رحیمیہ جڑانوالہ

میں نئے سال کا داخلہ مورخہ ۱۰/ شوال ۱۳۸۰ھ سے شروع ہے۔ دارالعلوم میں درس نظامی کی مکمل کتابیں پڑھائی جاتی ہیں دارالعلوم میں شعبۂ حفظ و ناظرہ بھی قائم ہے۔ بیرونی مستحق طلباء کے کھانے و دیگر ضروریات کا دارالعلوم کفیل ہے۔ دارالعلوم میں محنتی لائق اساتذہ کا تقرر ہے لہٰذا شائقین طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جلد از جلد داخل ہونے کے لئے دارالعلوم پہنچ جائیں

مفتی محمد امین فاضل دیوبند خطیب مرکزی جامع مسجد و مہتمم (دارالعلوم آمینیہ)

سگریٹ سے کس طرح چھٹکارا ملا

احسان الحق قریشی پرنسپل گورنمنٹ ٹکسٹائل ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ

۱۹۳۹ء کی بات ہے کہ مجھے بہ سلسلۂ ملازمت اپنے وطن امرتسر سے حیدر آباد (دکن) جانا پڑا۔ وہاں کے عثمانیہ ٹیکنیکل کالج میں میری تقرری بطور لیکچرار کامرس ہوئی تھی۔ اور اس سلسلہ میں (۱) خان فضل محمد خاں صاحب ڈائرکٹر محکمہ تعلیم ریاست حیدر آباد (دکن) اور (۲) مسٹر سی۔ ڈبلیو پریسٹن پرنسپل عثمانیہ ٹیکنیکل کالج حیدر آباد (دکن) پر مشتمل ایک بورڈ کو مجھ سے انٹرویو کرنا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ انٹرویو کی تاریخ سے پندرہ بیس روز قبل ہی سفر شروع کروں اور راستے میں جو اہم مقامات میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھے ان کی سیر بھی ہو جائے۔ ان دنوں میں تمباکو کا بہت دل دادہ تھا۔

امرتسر کے ایک بزرگ حضرت مولانا بابو حبیب اللہ صاحب سابق ہیڈ کلرک محکمہ انہار میرے پڑوسی تھے (ان کا انتقال سرگودھا میں ۱۹۴۹ء میں ہوا) وہ حضرت حکیم الامت مولانا حافظ محمد اشرف علی صاحب تھانوی چشتی صابری امدادیؒ کے مرید خاص تھے وہ سال میں ایک دو بار اپنے شیخ سے ملنے ضرور جایا کرتے تھے۔ ۱۹۳۹ء میں وہ ماہ جنوری ہی میں تھانہ بھون ضلع مظفرنگر جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنا یہ ارادہ مجھ پر بھی ظاہر کیا۔ خوش قسمتی سے مجھے طالب علمی کے زمانے سے ہی اہل اللہ حضرات سے ملنے کا شوق بھی ہے۔ سگریٹ کی قبیح عادت کے ساتھ ساتھ یہ دوسرا مشغلہ بھی جاری رہا کرتا تھا۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مرحوم نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ اکٹھے سفر کرو۔ تھانہ بھون میں حضرت کی زیارت کے بعد امرتسر واپس لوٹ جاؤں گا۔ تم حیدر آباد دکن روانہ ہو جانا۔ میں نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی، اور ہمارا اکٹھا سفر شروع ہوا۔ سہارنپور سے ہم نے گاڑی بدلی اور ہم ظہر کی نماز کے وقت کے قریب تھانہ بھون خانقاہ امدادیہ میں پہنچ گئے۔

یہ خانقاہ امدادیہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے معنون ہے۔ جو حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ کے شیخ طریقت تھے اور دیگر اکابر دیوبند بھی جن کے مرید تھے۔ ظہر کی نماز کے بعد حضرت مولانا تھانویؒ کی خدمتِ بابرکت میں ہم حاضر ہوئے۔ اس وقت کئی اور اصحاب بھی دور و دراز سے آئے ہوئے تھے۔ اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو اس مجلس میں حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ ایم۔ اے پی۔ سی۔ ایس سابق ڈپٹی کلکٹر یو۔پی۔ اور مولانا عبدالماجد دریا بادی مدظلہ العالی مدیر "صدق" لکھنؤ بھی موجود تھے۔ میں چونکہ دورانِ سفر میں کش پہ کش لگاتا چلا آرہا تھا۔ (اور اگرچہ میری سگریٹ نوشی سے میرے ساتھی حضرت مولانا حبیب اللہ مرحوم بہت حد تک تنگ تھے۔ اس لیئے تمام شب کی سگریٹ نوشی کے بعد میرے منہ سے تمباکو کی بدبو بھی آرہی تھی۔ میں نے حضرت کی مجلس میں بیٹھنے سے پہلے خانقاہ امدادیہ سے ایک لوٹا لے کر اچھی طرح کلی کی۔ پھر مولانا حبیب اللہ کے ساتھ حضرت نے مجھے بڑی کڑی نگاہوں سے دیکھا۔ میں حضرت کے خدا داد رعب سے بہت ڈر گیا اور دبک کر اس طرح جا بیٹھا جیسے بھیگی بلی بیٹھ جاتی ہے۔ حضرت نے چند دیگر مسائل بیان کرنے کے بعد سگریٹ اور تمباکو کے نقائص طبی نقطۂ نظر سے بیان کرنے شروع کئے۔ میں سمجھا کہ یہ اشارہ میری طرف ہے۔ میں پانی پانی ہوتا جا رہا تھا حضرت نے شاید میرے بشرہ سے اندازہ لگا یا ہو تو اسے حضرت کا کشف کہنا بہتر سمجھتا ہوں۔ کہ میں ڈر رہا ہوں۔ انہوں نے پھر بڑے پیار کے الفاظ میں کہا کہ مجھے کسی مومن سے کبھی نفرت نہیں ہوتی۔ صرف اس کے ناقص اعمال سے نفرت ہوتی ہے۔ مومن سے فی نفسہ میں محبت کرتا ہوں مگر چونکہ اس کے ناقص اعمال کی اصلاح مطلوب ہوتی ہے اس لئے کبھی اپنا رویہ درست سا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی۔

حضرت کے ملفوظات زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ جاری رہے ہوں گے۔ اس کے بعد عصر کی نماز ہوئی۔ احقر نے اجازت لی اور شام کی گاڑی سے واپس سہارنپور پہنچ گیا۔ اور وہاں سے دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ اس کے بعد جب کبھی سگریٹ کو طبیعت چاہتی، معًا حضرت اقدس شیخ المشائخؒ کا مبارک چہرۂ میری نظر کے سامنے آجاتا اور وہی الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگتے سگریٹ اور تمباکو کی برائیاں، طبی نقطۂ نظر سے اس کے نقصانات، نکوٹین کے زہر کے اثرات اس طرح کے بیسیوں وعظ میں نے مساجد جلسوں، سوسائٹیوں اور دیگر اجتماعوں میں بارہا سنے تھے۔ مگر خانقاہ امدادیہ کا وعظ آج تک میرے کانوں میں شائیں شائیں کر رہا ہے۔ اور اس دن سے میں نے سگریٹ اور تمباکو کو بھی ہاتھ تک نہیں لگایا۔ میرے احباب میرے رشتہ دار میرے اساتذہ اور میرے شاگرد میری اس تبدیلی پہ انگشت بدنداں تھے

بقیہ:۔ (بچوں کا صفحہ)

کی کس قدر تاکید فرمائی ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ قرآن اور نبیؐ کے فرمان کے مطابق عمل کریں۔ (ماخوذ)

بچوں کا صفحہ :-

آداب و اخلاق

اخلاص اور حُسنِ نیّت

پیارے بچو! جب ہم کوئی کام کریں تو اس میں ہماری نیت خالص ہونی چاہیئے۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کے لئے کرنا چاہیئے۔ جو کام ریاکاری کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کا کوئی اجر اور ثواب نہیں ملتا۔ ایک حدیث میں آں حضورؐ نے بیان فرمایا کہ قیامت کے روز ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائے گا کہ تم نے دنیا کے اندر کیا کچھ کیا؟ وہ کہے گا یا اللہ! میں نماز پڑھتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے۔ تو تو نماز اس لئے پڑھتا تھا کہ لوگ تجھے نمازی کہیں۔ چنانچہ لوگ تجھے دنیا میں نمازی کہتے تھے۔ اب میرے پاس تیرے لئے کچھ نہیں۔

اسی طرح ایک شخص کہے گا کہ اے اللہ! میں نے تیری راہ میں جہاد کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو تو مال غنیمت کے لئے لڑتا رہا اور وہ تجھے مل گیا۔

ایک اور شخص کو پیش کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ یا اللہ! میں نے حج کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو غلط کہتا ہے تو نے حج اس لئے کیا کہ لوگ تجھے حاجی کہیں اور تو لوگوں میں حاجی مشہور ہو گیا۔ اس لئے تو نے اپنی خواہش پوری کر لی۔ یہاں اب تیرے لئے کوئی چیز نہیں۔ اور پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پیارے بچو! دیکھا۔ نیت کا درست ہونا کتنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ اسی لئے ہر نیکی کرتے وقت نیّت ضروری ہے۔ روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ سب کی نیت ہونی چاہیئے۔

حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص بُرے سے بُرے کام کی نیت کرتا ہے تو فرشتے اس وقت تک نہیں لکھتے جب تک کہ وہ شخص اس کام کو کر نہیں لیتا۔ اور اگر نیت نیک ہو تو فوراً اسی وقت لکھ لیتے ہیں۔ چاہے کام ابھی شروع بھی نہ کیا ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ کوئی شخص شہادت کی نیت کرتا ہے۔ مگر اسے موقع نہیں ملتا۔ اگر بستر پر بھی اس کی موت واقع ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے ساتھ شامل کر دے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص حج کے لئے جا رہا ہے مگر راستے میں ہی اس کی موت واقع ہو گئی تو وہ قیامت کے دن حاجیوں میں اُٹھایا جائے گا۔ کیونکہ اس کی نیت خالص تھی۔

ذاتی اغراض کو چھوڑ کر خالص نیّت اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے عمل کرنا درحقیقت نیکی ہے۔ ورنہ نیّت بدل جانے سے نیکی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ یعنی اعمال کا دار و مدار نیّت پر ہے۔

امانت

ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے غلام اسلم کے ہمراہ رات کو مدینہ منورہ میں گشت لگا رہے تھے۔ انہوں نے ایک مکان کے اندر سے آواز سُنی۔ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی "دُودھ میں تھوڑا سا پانی ڈال دو" لڑکی نے جواب دیا "اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور عمرؓ فاروق کی خلافت ہے۔ اگر پکڑے گئے تو ہاتھ کٹ جائیں گے" ماں نے کہا کہ عمر اس وقت کہاں ہونگے۔ اس نے جواب دیا کہ "اگرچہ وہ یہاں موجود نہیں مگر اللہ تعالیٰ تو موجود ہے۔ جس نے اس سے منع فرمایا ہے" حضرت عمر فاروقؓ اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور اس لڑکی کی اپنے لڑکے عاصم سے شادی کر دی اور فرمایا۔ مجھے لڑکی کی دیانت اور امانت بہت پسند آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا۔ یعنی اے ایماندارو! امانتیں امانت والوں کے سپرد کر دو۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت علیؓ نے تمام روپیہ جو بیت المال میں جمع تھا مسلمانوں میں بانٹ دیا اور اس میں جھاڑو دی۔ پھر دو رکعت نماز اس خیال سے پڑھی کہ وہ قیامت کے دن آپ کی امانت کی گواہی دے گی۔

حضرت عمر فاروقؓ ایک دفعہ بیمار ہو گئے اور شہد کی ضرورت ہوئی۔ چونکہ بیت المال میں شہد کے کچھ ٹین تھے۔ اس لئے مسلمانوں کے ایک مجمع میں فرمانے لگے کہ مجھے شہد کی ضرورت ہے۔ اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میں بیت المال سے لے لوں اور خود اس لئے نہیں لیا کہ بیت المال قوم کا ہے اور قوم نے مجھے محافظ مقرر کیا ہے۔ اور یہ امانت کے خلاف ہے کہ میں بغیر پوچھے بیت المال سے شہد لے لوں۔

حضرت علیؓ کے پاس ایک دن کہیں سے نارنگیاں آئیں تاکہ انہیں تقسیم کر دیا جائے۔ آپ کی صاحبزادی اُمّ کلثوم بیان کرتی ہیں کہ ایک نارنگی حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے اُٹھا لی۔ حضرت علیؓ نے دیکھا تو فوراً اُن کے ہاتھ سے لے لی۔

پیارے بچو! دیکھا قرآن نے اور ہمارے نبیؐ نے امانت (بقیہ بر صفحہ ۱۸)

خدام الدین لاہور

۱۴ اپریل ۱۹۶۱ء

ایڈیٹر
عبید اللہ انور

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C. ۳۰، ۲، ۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء

فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا